اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

سینتالیسواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 25/نومبر 2021ء بروز جمعرات بمطابق 19 ربیع الثانی 1443 ہجری،

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	وقفہ سوالات۔	11
3	توجہ دلاؤ نوٹس۔	20
4	رخصت کی درخواستیں۔	22
5	قرارداد نمبر 126 منجانب: جناب قادر علی نائل، رکن اسمبلی۔	26
6	قرارداد نمبر 127 منجانب: جناب میر حمل کلمتی، رکن اسمبلی۔	31

ایوان کے عہدیدار

قائم مقام اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔ سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔ جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔ جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 25/نومبر 2021ء بروز جمعرات بمطابق 19 ربیع الثانی 1443 ہجری ، بوقت شام 04 بجکر 45 منٹ پر زیرصدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل، قائم مقام اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

وَمَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِکۡرِیۡ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیۡشَۃً ضَنۡکًا وَّنَحۡشُرُہٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ اَعۡمٰی ﴿۱۲۴﴾ قَالَ

رَبِّ لِمَ حَشَرۡتَنِیۡۤ اَعۡمٰی وَقَدۡ کُنۡتُ بَصِیۡرًا ﴿۱۲۵﴾ قَالَ کَذٰلِکَ اَتَتۡکَ اٰیٰتُنَا

فَنَسِیۡتَہَا ج وَکَذٰلِکَ الۡیَوۡمَ تُنۡسٰی ﴿۱۲۶﴾ وَکَذٰلِکَ نَجۡزِیۡ مَنۡ اَسۡرَفَ

وَلَمۡ یُؤۡمِنۡۢ بِاٰیٰتِ رَبِّہٖ ط وَلَعَذَابُ الۡاٰخِرَۃِ اَشَدُّ وَاَبۡقٰی ﴿۱۲۷﴾

﴿پارہ نمبر ۱۶ سُوۡرَۃُ طٰہٰ آیات نمبر ۱۲۴ تا ۱۲۷﴾

ترجمہ: اور جس نے منہ پھیرا میری یاد سے تو اس کو ملنی ہے گزران تنگی کی اور لائیں گے ہم اس کو دن قیامت کے اندھا۔ وہ کہے گا اے رب کیوں اُٹھا لایا تو مجھ کو اندھا اور میں تو تھا دیکھنے والا۔ فرمایا نہیں پہنچی تھیں تجھ کو ہماری آیتیں پھر تو نے ان کو بُھلا دیا اور اسی طرح آج تجھ کو بُھلا دیں گے۔ اور اسی طرح بدلہ دیں گے ہم اس کو جو حد سے نکلا اور یقین نہ لایا اپنے رب کی باتوں پر اور آخرت کا عذاب سخت ہے اور بہت باقی رہنے والا ۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم۔

☆☆☆

جناب قائم مقام اسپیکر: جزاک اللہ۔

ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی: جناب اسپیکر! Point of Public Importance

جناب قائم مقام اسپیکر: جی میڈم۔

ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی: جناب اسپیکر! آج 25 نومبر ہے اور آج سے sixteen days of activism start ہوتا ہے۔ regarding violence against women تو ہر سال یہ 16 دن منایا جاتا ہے 25 نومبر سے 10 دسمبر تک اور یہ ایک global movement ہے جس میں ہم gender-based violence کیلئے بات کرتے ہیں اُس کیلئے کام کرتے ہیں جتنی آرگنائزیشنز اس حوالے سے کام کر رہی ہیں وہ سب اکھٹی ہوتی ہیں اپنا اگلے سال کا اس میں ایجنڈا بھی تیار کیا جاتا ہے اور جو کارکردگی اس میں violence against women کے حوالے کی گئی ہوتی ہے اُس پر بھی ہم بات چیت کرتے ہیں تو As Chairperson, Women Parliamentary Caucus میں اس اسمبلی فلور پر یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ ہمارے صوبہ بلوچستان میں حکومتی جو اقدامات کئے جارہے ہیں اس وقت خواتین کے حوالے سے گو کہ وہ خوش آئند ہیں لیکن ناکافی ہیں۔ ہمیں gender-based violence gender کے حوالے سے جو قانون سازی ہماری رو کی ہوئی ہے زیرالتوا ہے اُس پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے رویوں میں بھی تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔ میری درخواست ہے اپنے تمام میل پارلیمنٹرین سے بھی کہ وہ اس قانون سازی میں ہماری مدد کریں اور as friend of Caucus ہمیں سپورٹ کریں اس مومنٹ میں gender-based violence ایک ایسی چیز ہے جس میں کوئی ایک طبقہ شامل نہیں ہوتا نہ ہی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ کوئی اَن پڑھ لوگوں میں یہ پایا جاتا ہے یا پڑھے لکھوں میں۔ as medical practitioner میں نے دیکھا ہے کہ یہ ہر قسم کی ہماری جو کلاسز ہیں چاہیے وہ مڈل کلاس کی فیملز ہوں higher income group ہو یا پھر lower ہو، ہر جگہ پر مختلف forums of violence against women موجود ہے۔ سب سے بڑا اس میں mental violence ہوتا ہے ہم نے اس کے لئے کام بھی کیا ہے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ مل کے اور ومن ڈیپارٹمنٹ بھی اس پر کام کر رہا ہے۔ ہمیں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم قانون سازی تو کر رہے ہیں لیکن قانون سازی جتنی بھی مضبوط کیوں نہ ہو جائے جب تک ہم اپنے رویے تبدیل نہیں کرینگے یہ قانون سازی کہیں نہ implement ہو گی اور نہ ہی اس کے نتائج سامنے آئیں گے۔

as individuals, as people, we should consider changing of behavior in the community.
ہم جب انفرادی طور پر اپنے رویوں کو تبدیل کرینگے تو وہ اجتماعی طور پر ہمیں نتائج دیگا۔ میری ایک دفعہ پھر یہ درخواست ہے کہ یہ جو sixteen days of activism ہے، اِس پر ہمارے میل پارلیمنٹیرینز بھی ہمیں support کریں اور ایک gender awareness create کی جانی چاہیے تمام لوگوں میں۔ صرف یہ نہیں کہ کسی ایک NGO کا یا کسی ایک آرگنائزیشن کا کام نہیں ہے ہم سب کو اپنی اپنی individual capacity میں اپنی professional capacity میں اس پر کام کرنا چاہیے۔ تاکہ ہم بلوچستان صوبے کو ایک آئیڈیل صوبہ بنا سکیں۔ یہاں صنفی مساوات اور صنفی تشدد کے خلاف کام کرنے میں سب برابر حصہ دار ہوں۔ میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ اس کو ہم As a Women Parliamentary Caucus پر لے کے چل رہے ہیں لیکن اس کو over-all پوری اسمبلی ایک مشترکہ طور پر لے کے چلے تو وہ ایک بہت اچھا میسج بلوچستان کا پوری دنیا میں جائیگا۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ میڈم۔

جناب ملک سکندر خان ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ پاکستان ٹیلی ویژن ایک ملکی سطح کا نشریاتی ادارہ ہے اس میں پہلے تو بلوچستان میں ہفتہ وار ایک دو پروگرام بلوچستان سے ہوتے تھے اور جس کی نشریات پورے ملک میں دیکھ سکتے تھے اب کچھ عرصہ پہلے۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اس پر قرارداد ہے پھر اس پر بے شک آپ لوگ بات کریں۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! ایک اور اسکے ساتھ پتہ نہیں اس قرارداد کا حصہ ہے تو اس کو بھی چھوڑ دوں گا کہ پورے بلوچستان سے 120 پی ٹی وی کے ملازمین ہیں جو بیس تیس سال سے یہاں سروس کر رہے ہیں ابھی کوئی ایک کمپنی بنی ہے "ABACUS" نام سے۔ انہوں نے اب ایک آرڈر جاری کیا ہے کہ چاہے at the verge of retirement بھی کوئی شخص ہو، تب بھی اُس کو ٹیسٹ وانٹرویوز دینا ہوگا جس نے تیس سال تک بھی ملازمت کی ہے تو illogical یہ ایک قدم ہے آپ سے گزارش کروں گا کہ ان سے کہا جائے کہ جو تیس سال سے ملازم at the verge of retirement ہے اب دوبارہ یہ مذاق بلوچستان کے ساتھ کیا جا رہا ہے کیونکہ یہ ملازمین کو یہ دوبارہ ٹیسٹ وانٹرویو میں appear ہوں اس اسکے بعد پھر یہ کوئی عجیب سی منطق ہے۔ دوسری بات جناب اسپیکر صاحب! میرے پاس ایک بہت بڑی تعداد میں

کنٹریکٹرز آئے، اُن کا بھی ایک مطالبہ ہے اور وہ بھی بظاہر اس حوالے سے genuine ہے ویسے تو کام جس طرح سے ہو رہا ہے وہ تو ہم سب جانتے ہیں لیکن اگر اس پر انکی اس بات کو سنا جائے اور پھر جو رولز ہیں ان کو strictly follow کیا جائے۔ اُن کا مطالبہ یہ ہے کہ 2018 میں جو ریٹ فکس ہوئے ہیں، after 18th amendment اس کے بعد اس وقت ستر فیصد ریٹس میں اضافہ ہے لیکن جو ہمیں کام دیا جا رہا ہے وہی 2018ء کے شیڈول پر جس سے نہ تو کام معیاری ہو سکتا ہے اور نہ ہی یہ کام پورا ہو سکتا ہے۔ چونکہ منسٹر پی اینڈ ڈی آج تشریف فرما نہیں ہے تو آپ کے توسط سے میں یہ عرض کروں گا کہ پی اینڈ ڈی سے یہ کہا جائے کہ اس سلسلے میں دیکھا جائے کہ صبح اٹھتے ہیں تو ایک چیز کی قیمت کئی گنا زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور پھر یہ کام جتنی بھی اسکیمز ہیں وہ تعطل کا شکار ہوتی ہیں چار سال سے اس کام کی افادیت ختم ہوتی ہے اور اگر ٹھیکیداروں سے کہا جائے تو وہ کہتے ہیں کہ جی ہم تو اس پر پورا نہیں کر سکتے ہیں اتنی مہنگائی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں ایک قدم ایسا اٹھایا جائے کہ strict جو کام بھی ہوں، اوّل تو اسکیمات نہیں ہیں پھر کوئی اسکیم مل جاتی ہے تو اس کو بھی اس حوالے سے تعطل کا شکار کیا جاتا ہے کہ ریٹ میں کمی ہے ہم پورا نہیں کر سکتے ہیں۔ وہ کام ہو جاتا ہے وہ بھی بالکل غیر معیاری نوعیت کا ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ ملک صاحب! پی ٹی وی سے متعلق جو آپ نے ملازمین کا کہا چونکہ فیڈرل ادارہ ہے ہم اسمبلی سے سفارش ہی بھجوا سکتے ہیں اُن کے حق میں تو سیکرٹری صاحب ایک سفارش انکو بھیج دیں کہ ان لوگوں نے کافی عرصہ پی ٹی وی میں اپنے فرائض سرانجام دیئے لہٰذا ان کو اپنی جگہ پر رکھا جائے سفارشی ایک لیٹر یہاں سے بھجوا دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی خلیل جارج صاحب۔

جناب خلیل جارج بھٹو: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! شروع کرتا ہوں خداوند کریم کے بابرکت نام سے۔ جناب اسپیکر! یہ نہایت ایک اہم ایشو ہے کہ کافی عرصے سے جو ڈیپارٹمنٹس ہیں بلوچستان میں اس میں 5 پرسنٹ کوٹہ جو minorities کے لئے رکھا گیا ہے اس جابز کو اتنا توڑ مروڑ کے دیا جاتا ہے کہ اس میں minorities کوٹہ نہیں بنتا تو میری گزارش ہے کہ اس میں minorities آپ رولنگ دے دیں کہ minorities کوٹہ جس ڈیپارٹمنٹ میں بھی آتا ہے 5% کوٹہ کو ensure کریں اور جناب اسپیکر صاحب! بات یہاں تک آچکی ہے کہ میں جناب صوبائی وزیر لیبر اینڈ مین پاور سے اس چیز کی وضاحت چاہوں گا کہ تین نومبر کا اخباری تراشہ ہے میرے پاس کہ اس میں جابز اناؤنس کی گئیں اور اس کے قانونی تقاضوں کو پورا نہیں کیا گیا۔ اور جبکہ یہاں اسکی

کینسلیشن بھی آئی۔لیکن میرے علم میں آیا ہے کہ ابھی بھی انڈر گراؤنڈ جابز کو دیا جارہا ہے۔تو آپ رولنگ دیں کہ جب ایک نوٹیفکیشن آ گیا ہے اس کا ٹائم پیریڈ پورا نہیں ہوا تو کیا وزیر صاحب مجھے بتا سکتے ہیں کہ یہ انڈر گراؤنڈ کیا چل رہا ہے ہمیں تو کچھ پتہ نہیں ہے۔تو وزیر صاحب سے میں چاہوں گا کہ وضاحت لیں اور وضاحت کے بعد آپ رولنگ بھی دیں کہ اس کی پوری تحقیقات کی جائے کہ یہ آخر کیا ماجرہ ہے۔اور اس میں جناب اسپیکر صاحب! کیونکہ ہم بھی نمائندے ہیں ہماری minorities کے دیگر نمائندے ہیں جہاں دوسرے لوگوں کو جابز چاہیے ہوتی ہیں وہاں ہماری minorities کو بھی چاہیے اور 5% کوٹہ میں تو چاہتا ہوں کہ اس کو بڑھایا جائے لیکن اسی پر عمل نہیں ہو رہا ہے، تو بڑھایا کیسے جائے۔ بیشک یہ فیڈرل سبجیکٹ ہے، تو اس کا ذرا وزیر صاحب مجھے بتادیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ خلیل جارج صاحب۔جی وزیر صاحب! بتائیں انڈر گراؤنڈ کیا چل رہا ہے؟

نوابزادہ میر گہرام خان بگٹی (مشیر وزیر اعلیٰ برائے محکمہ محنت وافرادی قوت): بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔جناب اسپیکر صاحب! سب سے پہلے تو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ابھی تک میں ڈیپارٹمنٹ کی بریفنگ نہیں لی ہے جی۔لیکن اگر ہاؤس کو کوئی اعتراضات ہیں آپ سیکرٹری کو بیشک طلب کریں وہ آکر اس کا زیادہ اچھے طریقے سے جوابات دے سکتے ہیں جی۔یا انکوائری بٹھا دیں جو ہاؤس کی مرضی ہو یا خلیل صاحب چاہتے ہیں اگر آپ کو کمیٹی بنانی ہے تو کمیٹی بنا دیں یا بریفنگ اگر آپ خود چاہتے ہیں وہ آکر in-person briefing دے دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔نہیں اِس ایشو پر سیکرٹری لیبر کو بلوچستان اسمبلی کے اگلے اجلاس میں طلب کیا جاتا ہے، وہ آکر یہاں رپورٹ پیش کریں۔اگلا اجلاس ہفتے کو ہے میرے خیال سے ہفتے والے دن صحیح رہے گا۔

جناب یونس عزیز زہری: جناب اسپیکر! میں نے پہلے بھی، وزیر کھیل صاحب ہمارے موجود ہیں کیونکہ باقی تو کہتے ہیں کہ میں ابھی آیا ہوں وہ تو پرانا ہمارا جانا پہچانا ہے۔میں نے پہلے بھی ایک دفعہ ذکر کیا تھا یہاں کہ خضدار میں سپورٹس کے لئے لوگ جھولی پھیلا کر چندہ کر رہے ہیں گراؤنڈ اور گراسی کے لئے۔تو وزیر صاحب نے یہی وعدہ کیا تھا کہ میں بالکل اس چیز کو دیکھ لوں گا دیکھنے کے بجائے منہ بھی اپنا اس طرف نہیں کیا۔اب ایک اور ویڈیو خضدار سے وائرل ہوئی ہے جو میرے لئے باعث شرم ہے کہ میں بار بار اس بارے میں بات کروں کہ سپورٹس کے جتنے بھی ملازمین تھے مجھے نہیں پتہ کہ کس کو ملے ہیں کس کو نہیں ملے ہیں کہاں گئے؟ ابھی نال میں ایک عورت کو چوکیدار بنایا گیا ہے۔وہ لیڈیز ہے زہری کی اس کو زہری سے نال کوئی نوے، سو کلومیٹر کے قریب ہے۔اور دوسری بات یہ ہے ابھی جتنی بھی پوسٹ وزیر صاحب نے آرڈر کیئے یا جس نے کیئے اُن میں سے ایک بھی کسی حقدار کو

نہیں ملی۔ یہ ویڈیو میرے پاس ہے ایک انٹرنیشنل پلیئر ہمارے پاس خضدار میں ہے جنہوں نے محنت کی وہ انٹرنیشنل فٹ بالر ہے کھیل کے میدان میں۔ میں نے بارہا وزیر صاحب سے کہا کہ انصاف کر کے ان پوسٹوں کو کسی حقدار کو دیا جائے جس کا حق ہے اور یہ ویڈیو ہمارے لئے شرم کی بات ہے جس میں وہ مزدوری کر رہا ہے، بلاک اٹھا رہا وہاں پر کلہاڑی اٹھا کے اور یہی request کر رہا ہے کہ میرے ساتھ میں انٹرنیشنل پلیئر ہوں اس ضلع کے لئے اس صوبے اس وطن کے لئے محنت کی ہے۔ اور انٹرنیشنل پلیئر ہے وہ ابھی بیلچہ لگانے پر مجبور ہے۔ میری درخواست وزیر کھیل سے یہی ہے مہربانی کر کے باقی آپ نے جو بھی کیا، ہم نے کچھ نہیں کہا، کس کو دیئے پوسٹیں، کس کو نہیں دیئے۔ بخدا میں وہاں خضدار سٹی سے جہاں میرے پاس فٹ بال کے گراؤنڈز ہیں مجھے نہیں پتہ کہ وزیر صاحب وہ کس کو دیئے، کس کو نہیں دیئے۔ اور کس طرح دیئے مجھے نہیں پتہ اُن کا۔ بخدا! اسی کے لئے میں آپ سے request کر رہا ہوں اور جناب اسپیکر! آپ سے کہ مہربانی کر کے یہ انٹرنیشنل پلیئر کو اس کو کہیں نہ کہیں ایڈجسٹ کرلیں آج مجھے یہ شورٹی دے دیں کہ اس انٹرنیشنل پلیئر کو یہ ہم سب کے لئے باعث شرم ہے اس اسمبلی کے لئے میں آپ سے request کروں گا اس انٹرنیشنل پلیئر کا اگر کہو تو یہ ویڈیو میں آپ کو روانہ کر دوں گا میں نے وزیر موصوف کو بھی روانہ کر دی شاید اس نے اس پر کوئی عملدرآمد کیا ہو تو مہربانی کر کے اس چیز کے لئے وہ ہمیں آج شورٹی دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔ میر یونس عزیز زہری صاحب! آپ نے درست فرمایا کہ انٹرنیشنل پلیئر ہے اُس کو کہیں نہ کہیں ajdust کرنا چاہیے۔ اور وزیر صاحب! آپ بتائیں کہ ان پوسٹوں کا کیا سلسلہ ہے؟

جناب عبدالخالق ہزارہ (وزیر کھیل وثقافت، امور نوجوانان، سیاحت وآثار قدیمہ): اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰن الرَّجیم۔ بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ جناب اسپیکر! ایک چیز تو یونس بھائی نے واقعتاً صحیح کہا ہے لیکن مَیں بھی آج، میری ایک عادت ہے کہ مَیں ڈائس پر مائیک کے سامنے حلفاً کہتا ہوں میری کوشش ہوگی کہ کوئی fabrication کوئی غلط بیانی نہ ہو۔ مَیں نے اِسی فلور پر کہا تھا کہ جو نوکریاں بیچتا ہے وہ اپنی ماں کا دودھ بیچتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اِس پر میرے بھی تحفظات ہیں، یہ دو ہزار کی old نوکریاں تھیں، 2017ء میں اناؤنسمنٹ ہوئی تھیں، 2017ء کے بعد اِن کو روکا گیا تھا، پھر لوگ جنہوں نے apply کیا ہوا تھا وہ کورٹ گئے۔ کورٹ سے order آیا باقاعدہ، ہائی کورٹ میں میرے خیال سے سپریم کورٹ سے بھی order آیا کہ بھئی ان پوسٹوں کو fill کر دیں اور پرانے لوگ جنہوں نے apply کیا ہوا ہے اُن کو یہ نوکریاں دی جائیں۔ اِسی crisis میں جب یہاں حکومتی crisis تھے، اِسی دوران چند دنوں نے کے لیے مہینوں کے لیے uncertainty تھی، اور ہم

وزارت سے یعنی ہماری حکومت نہیں رہی، تو اِسی دوران ہمارے محکمے کے لوگوں نے کہا کے ہم نے میرٹ پر ان کو appoint کیا ہے۔ اگر اِس ہاؤس میں کوئی ایک آدمی مجھے یہ کہے کہ کسی ایک آدمی کے ساتھ کوئی ایسی بے قاعدگی ہوئی ہے۔ مَیں بالکل inquiry کروں گا اُس کی جانچ پڑتال کروں گا، میں آگے جاؤں گا، کیونکہ میرے محکمے میں چند ہفتوں سے مَیں نہیں تھا اِسی دوران appointment ہوئی ہے اور مَیں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ سے بھی پوچھا ہے انہوں نے مجھے یقین دہانی کروائی ہے کہ ہم نے پرانے اُس میں کیا ہے، کہیں پر اگر نئے کو appoint کیا ہے یا کسی عورت کو appoint کیا ہے تو یہ میرے نوٹس میں نہیں ہے۔ اِنشاء اللہ مَیں اپنے ڈیپارٹمنٹ سے پوچھوں گا بھی۔ اور دوسری بات جہاں تک بات رہی انٹرنیشل پلیئر کی، نئی پوسٹیں announce ہوئی ہیں مَیں بھائی سے یہ کہوں گا کہ اگر اُن کی وہ جو ہے qualify کر رہا ہے، qualify کا معنی ہے کہ مطلب age وہ اُسی میں ہے اِنشاء اللہ وتعالیٰ مجھے بتا دیں مَیں اُسی میں adjust کر دوں گا، وہ صرف آپ کے انٹرنیشل پلیئر نہیں ہیں یونس بھائی! وہ ہمارے بلوچستان کے انٹرنیشل پلیئر ہیں ہم اُس کی respect کریں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب! آپ تو سینئر پارلیمنٹیرین ہیں اِس طرح میرے خیال سے ایوان میں بات کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ عبدالخالق ہزارہ صاحب! آپ پھر بھی خود اپنے محکمے میں پتہ کریں بلکہ inquiry کریں اِن پوسٹوں سے متعلق اگر آپ مطمئن تھے صحیح طریقے سے تو well and good اگر آپ مطمئن نہیں تھے تو پھر آپ ایوان کو بتا دیں ہم اُن کے افسروں کے خلاف کارروائی کا حکم دیں گے۔

ملک سکندر خان ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): مَیں اِن کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اِس حوالے سے کہ یہ پوسٹیں ایک ایسی اندھیر نگری ہے اِن کی عدم موجودگی میں اسپورٹس محکمہ میں بندر بانٹ ہوئی ہے۔ تو یہ straight-away یہ تمام process کو null and void declare کرنے کی ضرورت ہے جس طرح کی یہ appointments ہوئی ہیں، یہ بالکل غلط ہے۔ جس طرح وہ خود فرماتے ہیں ایک دفعہ میں اِن کا پھر شکریہ ادا کروں گا کہ اُنہوں نے صحیح factual position ہاؤس کے سامنے بیان کی ہے۔ میری گزارش ہوگی کہ یہ order کیا جائے کہ جو appointments عبدالخالق صاحب کی عدم موجودگی میں یا اُن کے علم میں لائے بغیر ہوئی ہیں وہ غیر قانونی ہیں اُن کو null and void declare کیا جائے اور بنتا بھی یہی ہے، مہربانی۔

جناب عبدالخالق ہزارہ (وزیر کھیل وثقافت، امور نوجوانان، سیاحت وآثار قدیمہ): اِس میں ایک ملک صاحب آپ اُس کے بعد بتا دیں مَیں اُس میں ملک صاحب! آپ کا بہت شکریہ، آپ کی complementary statement کا بہت بہت شکریہ، بات یہ ہے کہ مَیں اِس میں کوئی بندر بانٹ کا کوئی مجھے اُس میں پتہ نہیں ہے، اگر واقعتاً کہیں پر deserving لوگوں کو جو حقدار ہیں اُن کو اُن کا حق ملا ہے مجھے اُس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اگر کہیں پر بے قاعدگی، irregularities ہوئی ہیں پرانی پوسٹوں پر پرانے لوگ جو appoint ہوئے ہیں اگر اُن کو ملی نہیں ہیں نئے جو اُس میں نام ڈالے ہوئے ہیں تو یہ irregularities میں آتا ہے اِنشاء اللہ تعالیٰ اُس کے بارے میں یقینی طور پر inquiry کریں گے اور departmental inquiry بھی کریں گے اگر واقعتاً ملا ہے اِن لوگوں کو مجھے اُس سے وہ نہیں ہے، relief ملا ہے، لوگوں کو کوئی بے قاعدگی نہیں ہوئی ہے، اُس میں تو کوئی حرج نہیں ہے کوئی مسئلہ اتنا بڑا نہیں ہوگا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔ جی ملک نصیر شاہوانی صاحب۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ جناب اسپیکر صاحب! منسٹر صاحب چلے گئے سردار عبدالرحمٰن صاحب میرا point of order ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وہ آئیں گے پھر آپ بیشک کھڑے ہوکر point of order پر بات کرلیں۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: اُسی کے ساتھ مقصد مَیں اپنی بات کروں گا اُسی کے ساتھ related ایک مسئلہ اور بھی ہے جناب اسپیکر صاحب! جب سے یہ حکومت وجود میں آئی ہے اُس میں بہت سارے ملازمین کا مسئلہ اُن کی پروموشن کا مسئلہ یا بہت سارے ملازمین جو عرصہ دراز سے مختلف پوسٹوں پر مختلف محکموں میں کام کررہے تھے، اب ایک دَم جس میں C&W کے 361 ملازمین اُس کے ساتھ پھر میرے خیال میں ایک سو کچھ اور بھی ملازمین ہیں اُن کے لیے کمیٹیاں بنائی گئی ہیں لیکن ابھی تک وہ پڑے ہوئے ہیں، جناب اسپیکر صاحب! اُسی کی طرح ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ میں ہم نے اِس پر point of order پر پہلے بھی بات کی ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ میں نچلے درجے کے ملازمین جس میں جونیئر کلرک جس میں فیلڈ اسسٹنٹ اُن کا 10% کوٹہ ہوا کرتا تھا جو پروموشن ہوکر اپنے 17 گریڈ اور اُس میں آگے چلا جاتا تھا، لیکن اُس وقت اچانک حکومت اُس وقت کے DG نے یہ ایک act لایا اور اُس کے تحت اِس پروموشن کوٹہ کو ختم کیا لیکن اُس کے قبل 21 ایسے ملازمین ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے جو 17 گریڈ میں acting charge پر کام کررہے تھے ایک دَم جب اُن کا وہ کوٹہ ختم ہوا تو اُن کو دوبارہ تین سال چار سال کام کرنے کے بعد دوبارہ ان کو revert کردیا گیا، پھر اِس کے بعد یہ مسئلہ

اسٹینڈنگ کمیٹی میں چلا گیا ہمارے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے ہماری اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین میر یونس عزیز زہری ہیں ہم نے اُنکو وہاں بھی سفارش کی کہ یہ 21افراد ہیں اِن کو ایک دفعہ پروموشن دے دی جائے، پھر اُس کے بعد اگر اِن کا کوٹہ اگر ختم کیا جاتا ہے یا کم کیا جاتا ہے وہ بعد کی بات ہے۔ پھر جناب اسپیکر صاحب! اِن کی فائل سیکرٹری لاء کے پاس چلی گئی اُنھوں نے بھی اُن کو favour دیا، ڈیپارٹمنٹ نے بھی favour دیا کہ یہ جو 21افراد ہیں ہمارے پاس پوسٹیں ہیں اِن 21افراد کو ہم اُن میں adjust کر سکتے ہیں۔ جب یہ فائل CM کے پاس چلی گئی تو CM نے اُس پر کچھ لکھ کر دوبارہ اُس کو بھیج دیا۔ ابھی اُن کی تنخواہیں گزشتہ تین چار مہینوں سے بند ہیں، ایک تو یہ ہے کہ اُن کی پروموشن جو آٹھ گریڈ سے چل کر 17 گریڈ پر چار پانچ سال کام کرتے رہے اُن کی پروموشن چلی گئی، دوسری ابھی اُن کی تنخواہیں بند ہیں تو مَیں کہتا ہوں کہ چونکہ ڈیپارٹمنٹ نے بھی اُن کو favour دیا تھا، لاء نے بھی اُن کو favour دیا تھا، صرف CM کے، اُس پر منسٹر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، اس حوالے سے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے منسٹر بھی تو C&W کے ساتھ اِن کو بھی ملا کر یہ 21افراد ہیں اور اِن کی فائل بھی میرے خیال میں CM سیکرٹریٹ نے منگوائی ہے اُس کے لیے اگر کوئی کمیٹی بناتے ہیں تو آپ رولنگ دے دیں تا کہ اِن کا یہ مسئلہ بھی حل ہو اور تنخواہوں کے لیے اگر آپ فوری کہہ دیں کہ تنخواہ اِن کی دے دی جائیں کیونکہ سیکرٹری نے اِن کی تنخواہیں بھی بند کی ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی شکریہ نصیر صاحب۔ منسٹر عبدالرحمٰن کھیتران آتے ہیں وہ اِس پر جواب دیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: **وقفہ سوالات۔**

جناب قائم مقام اسپیکر: محترمہ شکیلہ نوید دہوار صاحبہ! آپ اپنا سوال نمبر 417 دریافت فرمائیں۔

محترمہ شکیلہ نوید قاضی: میرا سوال بجٹ کے حوالے سے تھا کہ 21-2020ء کے بجٹ میں تعلیم کیلئے کس قدر فنڈز مختص کئے گئے تھے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بس صرف آپ سوال نمبر وہ کر دیں۔

محترمہ شکیلہ نوید قاضی: Question No. 417

☆**417 محترمہ شکیلہ نوید قاضی، رکن اسمبلی:** <u>10/ستمبر 2021 کو مؤخر شدہ</u>

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ، مالی سال 21-2020 کے بجٹ میں تعلیم کیلئے کل کسقدر رفنڈ/ بجٹ مختص کیا گیا ہے تفصیل دی جائے؟ نیز کیا یہ درست ہے کہ سال 2020 کے دوران کورونا Covid 19 کی وجہ

سے صوبہ کے تمام تعلیمی ادارے بند ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو مختص کردہ فنڈ/ بجٹ جن جن مدات اور منصوبوں پر خرچ کیا گیا کی مدوار تفصیل بھی دی جائے؟

میر نصیب اللہ مری (وزیر تعلیم): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جواب موصول ہونے کی تاریخ 10/ستمبر 2021

مالی سال 21-2020 کے بجٹ میں حکومت بلوچستان نے محکمہ ثانوی تعلیم کے لیے تقریباً 55.728 ارب روپے مختص کئے ہیں جن کی تفصیل ذیل ہیں:

غیر ترقیاتی بجٹ: 51.873 ارب روپے ترقیاتی بجٹ: 3.855 ارب روپے۔ البتہ کورونا (COVID.19) کے پیش نظر صوبہ بھر میں تعلیمی ادارے 26 فروری 2020 سے بند کر دیئے گئے تھے جن کو نیشنل کمانڈ اینڈ آپریشن (NCOC) اور بین الصوبائی وزرائے تعلیم کانفرنس کے فیصلے کی روشنی میں دوبارہ 15 ستمبر 2020 سے مرحلہ وار کھولے گئے بعد ازاں 26 نومبر 2020 کو کورونا وباء کی پیش نظر دوبارہ بند کر دیئے گئے حالات کی بہتری کے پیش نظر بلوچستان کے گرم علاقوں کے تعلیمی اداروں کو NCOC اور بین الصوبائی وزرائے تعلیم کانفرنس کے فیصلے کی روشنی میں 18 جنوری 2021 سے مرحلہ وار کھولے گئے اور بلوچستان کے سرد علاقوں کے تعلیمی اداروں کو یکم مارچ 2021 سے کھولا گیا لیکن حالیہ کورونا کی تیسری لہر کی وجہ سے پہلی جماعت سے لے کر آٹھویں جماعت کے کلاسوں کو 18 اپریل 2021 سے بند کر دیا گیا البتہ کلاس 9th اور 10th کی کلاسوں کا سلسلہ جاری ہے۔

محترمہ شکیلہ نوید قاضی: جناب اسپیکر! جواب جو مجھے ملا ہے وہ میں دیکھ رہی ہوں، اِتنا کوئی تسلی بخش جواب نہیں ہے کیونکہ جو بجٹ utilize ہی نہیں کیا گیا ہے جو بجٹ یعنی کورونا کی وجہ سے جیسے اسکولز بند ہوئے تھے اگر اُس بجٹ کو utilize نہیں گیا تو اُس کو دوبارہ اِس time میں utilize کر سکتے تھے کیونکہ بلوچستان کے far flung areas کے میں تھوڑا سا کیونکہ وزیر تعلیم صاحب ابھی آئے ہیں۔ تو اُنکو حالات یہ بتاتی چلوں کہ بلوچستان میں ہمیشہ بجٹ جو ہے ناں وہ مختلف سکولز کیلئے مختص کیا جاتا ہے جس میں بچوں کے uniforms اور shoes اور Bags اور اِس طرح کی چیزوں کی مد میں specially دیا جاتا تھا۔ لیکن کیونکہ last year کورونا کہ وجہ سے یہ بجٹ اِستعمال نہیں ہوا۔ اور اِس سال کسی بھی اسکولز میں نہ اِس بجٹ سے نہ ہی بچوں کو تعلیمی چیزیں دی گئی ہیں تو یہ kindly آپ اپنے department کو بلائیں کہ جو hub کی صورت میں جو بجٹ High Schools کو دیا جاتا جو بعد میں primary اور middle سکولز کیلئے utilize ہوتا تھا اُس کی آپ kindly details منگوالیں کہ جو بچے ہیں اُنکو نہ ہی books ملے ہیں نہ ہی bags ہیں نہ

اور نہ ہی uniform shoes کے مد میں جو پیسے رکھے جاتے تھے وہ utilize نہیں ہوئے تو kindly آپ اپنے department سے اس کا detail لے لیں۔

میر نصیب اللہ مری (وزیر تعلیم): جناب اسپیکر صاحب! جیسے ممبر اسمبلی نے کہا ہے یہ بالکل صحیح کیونکہ میں ابھی آیا ہوں تو ہمیں کچھ time درکار ہے تاکہ میں اِس پر inquiry کروں کہ کیا ہوا ہے کیا نہیں ہوا ہے۔ کیونکہ میں نے ابھی تک اپنے محکمے سے full briefing بھی نہیں لی ہے کیونکہ ہمارا ایک بہت بڑا محکمہ ہے اس میں کالجز علیحدہ ہے اِن کے۔ تو اِس پر میں اِنشاء اللہ چھان بین کرونگا check کرونگا کہ کیا ہوا، کچھ ملے ہیں یا نہیں ملے ہیں میرے علم میں ابھی تک یہ بات نہیں ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ نصیب اللہ مری صاحب۔ ویسے آپ تیسرے منسٹر ہیں education کے، time کم رہ رہا ہے جلد سے جلد briefing لیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ملک نصیر احمد شاہوانی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 430 دریافت فرمائیں۔

☆430 **ملک نصیر احمد شاہوانی، رکن اسمبلی:** <u>7 اپریل 2021 کو نوٹس موصول ہوا</u>

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ <u>10/ستمبر 2021 کو موخر شدہ</u>

حلقہ پی بی 32 میں قائم کردہ بوائز اور گرلز پرائمری اسکولوں کی کل تعداد کسقدر رہے اور ان میں سے کتنے فعال اور غیر فعال ہیں تفصیل دی جائے نیز غیر فعال اسکولوں کو فعال بنانے کے سلسلے میں اُٹھائے جانیوالے اقدامات کی تفصیل بھی دی جائے۔

میر نصیب اللہ مری (وزیر تعلیم): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ <u>جواب موصول ہونے کی تاریخ 25 اگست 2021</u>

حلقہ پی بی 32 میں فعال اور غیر فعال بوائز اور گرلز اسکولوں کی تفصیل ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کوئٹہ نے پیش کی ہے، جو کہ درج ذیل ہے۔

	بوائز اسکولز	گرلز اسکولز	کل تعداد
(الف)۔ فعال اسکولز۔	32	12	44
(ب)۔ غیر فعال اسکولز۔	02	8	10

اکثر اسکولز عمارات نہ ہونے کی وجہ سے اور کچھ میں طلباء اور طالبات کی مناسب تعداد نہ ہونے کی وجہ سے غیر فعال ہیں تاہم محکمہ تعلیم کی بھر پور کوشش ہے کہ ان اسکولوں کو جلد از جلد فعال کیا جائے۔ جیسے ہی ان اسکولوں کے لیے بلڈنگز کی دستیابی عمل میں آئیگی، تمام غیر اسکولوں کو فعال کر دیا جائیگا۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: جناب اسپیکر صاحب! مَیں نے سوال کچھ اِس طرح کیا ہے کہ میرا حلقہ PB-32 ہے اُس میں فعال اور غیر فعال اسکول تو اِس کے جواب میں دو boys school اور آٹھ girls schools ایسے ہیں جو غیر فعال ہیں۔اور جن کا میں نے دورہ بھی کیا ہے۔اور بڑے اسکولز ہیں جس پر کروڑوں روپے خرچ بھی کئے ہیں۔اور دور دراز علاقوں میں ہیں، زڑخو میں بھی ایک girls school ہے جس کا میں نے دورہ کیا تیار ہے لیکن اُس کو شروع کیا جائے۔تو منسٹر صاحب ابھی نئے نئے آئے ہیں اُن سے اِنشاء اللہ ہماری meeting ہوگی تو جو ہمارے غیر فعال اسکولز ہیں اُنکے حوالے سے پھر مَیں آپ کو detail دے دوں گا اُس میں اُنکو کریں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی شاہوانی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 438 دریافت مائیں۔

میر نصیب اللہ مری (وزیر تعلیم): sir یہ ملک صاحب نے جیسے کہا ہے تو غیر فعال اسکولز کافی ہیں ابھی ہم نے گورنمنٹ سے ایک UNICEF والوں نے دوسروں نے funds دیے ہیں ابھی ملک صاحب سے بیٹھ کے meeting کریں گے کوئی مسئلہ نہیں ہوگا funds وغیرہ آرہے ہیں اِنشاء اللہ اُس پر بھی جہاں پر جانا ہے مَیں ملک صاحب کے ساتھ جاؤنگا اُنکو دیکھوں گا۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میرا دوسرا سوال کا شاید جواب۔سوال نمبر 438۔

☆**438 ملک نصیر احمد شاہوانی، رکن اسمبلی:** <u>12 اپریل 2021 کو نوٹس موصول ہوا</u>

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ <u>10/ستمبر 2021 کو موخر شدہ</u>

حال ہی میں محکمہ تعلیم میں تعینات کردہ اساتذہ و دیگر ملازمین کے نام مع ولدیت، عہدہ، گریڈ، تاریخ تعیناتی اور لوکل/ڈومیسائل کی ضلعوار تفصیل دی جائے نیز ریکروٹمنٹ کمیٹی کے چیئرمین وممبران کے نام اور عہدہ کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر محکمہ تعلیم: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ **<u>جواب موصول ہونے کی تاریخ 25 اگست 2021</u>**

اس ضمن میں تحریر ہے کہ مطلوبہ معلومات کی تفصیل بہت زیادہ ہے اور صوبہ بھر کے 33 اضلاع سے ان معلومات کو compile کرنے کے لیے وقت درکار ہوگا، چونکہ تقرریاں ضلع وار کی گئی ہیں لہذا تمام ضلعی تعلیمی آفیسران کو ہدایت جاری کر دی گئی ہے کہ طلب کردہ معلومات جلد از جلد compile کرکے پیش کریں،اس سلسلے میں جاری کردہ سرکلر اور مجوزہ پروفارمہ کی نقل برائے ملاحظہ کی جاری ہیں جیسے ہی معلومات consolidate ہوتی ہیں ،فوری طور پر معزز ایوان کے ملاحظہ کے لئے پیش کر دی جائیں گی۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: جواب میں اِسی طرح ہے کہ وہ کہہ رہا ہے کہ ہمیں time دیا جائے بلوچستان بھر کے۔ ٹھیک ہے اُس میں بہت سارے details ہیں۔ لیکن سوال بھی کافی پُرانہ ہے اپریل کا سوال ہے میری منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ آپ نئے آئے ہیں لیکن اپریل کو اِس وقت آٹھ، نو مہینے ہو چکے ہیں یہ آج تک سب کچھ computer میں ہے آپ ہدایات دے دیں سیکرٹری صاحب کو اُنکے department کو، یہ اِنشاءاللہ next اگر ہمیں اجلاس میں مل جائے آنے والے میں اُس میں بہتر ہے۔

میر نصیب اللہ مری (وزیر تعلیم): ٹھیک ہے جی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ابھی ویسے بھی چھٹیاں آ رہی ہیں تین چار مہینے منسٹر صاحب کو ملیں گے۔

میر نصیب اللہ مری (وزیر تعلیم): اِنشاءاللہ جو details چاہیے ملک صاحب کو ہم دے دیں گے اِنشاءاللہ sir۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سیّدعزیز اللہ آغا صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 463 دریافت فرمائیں۔

☆463 سیّدعزیز اللہ آغا رکن اسمبلی: <u>31/ مئی 2021 کو نوٹس موصول ہوا</u>

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ <u>10/ ستمبر 2021 کو موخرشدہ</u>

مالی سال 20-2019 اور 21-2020 کے بجٹ میں ضلع پشین کی تحصیل حرمزئی، کربلا، سرانان اور اجرم کے علاقہ میں کل کتنے نئے پرائمری اسکولوں کے قیام کی منظوری دی گئی تفصیل دی جائے نیز مذکورہ تحصیلوں اور علاقہ میں کل کتنے پرائمری اسکولوں کو مڈل اور مڈل کو ہائی اسکولوں کا درجہ دیا گیا تفصیل بھی دی جائے۔

میر نصیب اللہ مری (وزیر تعلیم): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ <u>10 ستمبر 2021 کو نوٹس موصول ہوا</u>

جواب آخر پر منسلک ہے

سیّدعزیز اللہ آغا: چلیں اب منسٹر صاحب کو time دے دیتے ہیں وہ تیاری کر لیں briefing لے لیں پھر تفصیل سے بات کریں گے اِنشاءاللہ۔

وزیر تعلیم: Thank you آغا صاحب۔ بڑی مہربانی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آغا صاحب آپ کا ایک سوال 503 رہتا ہے

سیّدعزیز اللہ آغا: بس اُسی کو بھی اِسی صورت میں لے لیجئے۔

☆503 سیّدعزیز اللہ آغا رکن اسمبلی: <u>10/ ستمبر 2021 کو موخرشدہ</u>

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے۔

(الف) کیا یہ درست کہ ضلع پشین کے مختلف ہائی، مڈل اور پرائمری اسکولوں میں گریڈ 1 تا 15 کی متعدد اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں؟

(ب) اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو کل کسقدر اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں اسکول و یونین کونسل وار تفصیل دی جائے۔

وزیر محکمہ تعلیم: **جواب موصول ہونے کی تاریخ 10 ستمبر 2021**

ضلع پشین کے مڈل اور ہائی سکولوں میں ٹیچنگ سٹاف کی پوسٹیں خالی نہیں ہیں البتہ پشین کے 58 پرائمری سکولوں میں صرف 62 جے وی اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں البتہ اس بات کی وضاحت کی جاتی ہے کہ نان ٹیچنگ عملہ گریڈ 01 سے گریڈ 09 تک 16 آسامیاں خالی ہیں۔ جے وی اساتذہ کی خالی (62) آسامیوں کی یونین وائز اور نان ٹیچنگ عملہ کی 16 خالی آسامیوں کی یونین/سکول وائز کی تفصیل (آخر پر منسلک ہے)

جناب قائم مقام اسپیکر: چلو اچھا ہوا اپوزیشن تھوڑی مطمئن نظر آ رہی ہے کچھ دنوں سے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی نصر اللہ خان زیرے صاحب۔ آپ Question No 483 دریافت فرمائیں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: Question No 483

☆**483** جناب نصر اللہ خان زیرے، رکن اسمبلی: 10/ستمبر 2021 کو موخر شدہ

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال 2018 تا 2021 کے دوران محکمہ تعلیم میں ڈومیسائل کے تحت تعینات کردہ ملازمین کے نام مع ولدیت ،عہدہ تعلیمی قابلیت ،علاقہ اور ڈومیسائل کی ضلعوار تفصیل دی جائے نیز کیا ان ملازمین کے ڈومیسائل سرٹیفکیٹس کی جانچ پڑتال بھی کی گئی ہیں کہ آیا یہ اصلی ہیں یا جعلی ضلعوار تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر تعلیم: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ **جواب موصول ہونے کی تاریخ 25 اگست 2021**

اس ضمن میں تحریر ہے کہ محکمہ میں تمام تر تقرریاں لوکل اور ڈومیسائل کی تصدیق کے بغیر کی جاتی ہیں، اسامیوں کے لیے اخبارات میں دیئے گئے اشتہار میں کسی بھی امیدوار کی اہلیت کی صرف ایک شرط ہوتی ہے کہ وہ امیدوار متعلقہ ضلع کا تصدیق شدہ لوکل سرٹیفکیٹ رکھتا ہو یا اس کے پاس ڈومسائل ہو اس طرح صرف میرٹ پر تقرریاں عمل میں لائی جاتی ہیں۔ تاہم کامیاب امیدواروں کو تقررنامہ کے اجراء سے پہلے ڈومیسائل اور لوکل کی پیشگی تصدیق متعلقہ ڈپٹی کمشنر آفس سے کرانا ایک لازمی امر ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: مَیں نے ایک question کیا تھا کہ 2018ء تا 2021ء کے دوران محکمہ تعلیم میں ڈومیسائل کے تحت تعینات کردہ ملازمین کے نام بمعہ ولدیت، عہدہ تعلیمی قابلیت، علاقہ اور ڈومیسائل کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔ اِنہوں نے، محکمے نے جواب دیا ہے کہ "اِس ضمن میں تحریر ہے کہ محکمہ میں تمام تر تقرریاں لوکل اور ڈومیسائل کی تصدیق کے بغیر کی جاتی ہیں"۔ یہ جو پہلا جملہ ہے یہ بڑا خطرناک ہے منسٹر صاحب آپ اگر پڑھ لیں۔ "اِس ضمن میں تحریر ہے کہ محکمہ میں تمام تر تقرریاں لوکل اور ڈومیسائل کی تصدیق کے بغیر کی جاتی ہیں" اور آخر میں اُنہوں نے لکھا ہے کہ جب تقرر نامہ اُس کو appoint کیا جائے اُس کے بعد اُسکا ڈومیسائل check کیا جاتا ہے۔ Mr.Speaker اِس حوالے سے آپ کو پتہ ہے کہ اِس اسمبلی کے فلور پر بارہا ہم نے resolution پاس کی ہے بہت سارے ہمارے departments میں بالخصوص وفاقی departments میں ہزاروں لوگ جعلی ڈومیسائل کے ذریعے لگے ہیں۔ سینٹ میں اُٹھا، شہید عثمان خان کاکڑ نے سوال کیا اُسکے سوال کے جواب میں آیا تھا کہ ہمیں پتہ نہیں کتنے ہزار لوگوں کو بلوچستان سے بھرتی کئے ہے۔ جب یہاں پر آیا تو وہ چیز یہاں موجود ہی نہیں تھی چیف سیکرٹری نے کمیٹیاں بنائیں، DCs کو بتایا گیا تھا کہ جو جو جعلی ڈومیسائل پر بھرتی ہوا ہے اُنکی رپورٹیں آجائیں۔ ابھی تک چیف سیکرٹری نے department نے کسی بھی department نے وہ رپورٹ اِس اسمبلی کے ایوان میں نہیں لائی ہے کہ کتنے ہمارے لوگ جعلی ڈومیسائل کے ذریعے بھرتی ہوگئے ہیں۔ تو یہ ایک بڑا serious issue ہے۔ سینٹ میں اُٹھا، یہاں میں نے resolution پاس کرائی، اسمبلی کے فلور پر اسپیکر صاحب نے آپ کے good Chair نے وہ رولنگ دی تھی کہ چیف سیکرٹری کو، وزیراعلیٰ نے حکم دیا کہ تمام تر تفصیلات آجائیں، ایک مستونگ کے ڈپٹی کمشنر صاحب نے شاید تفصیلات دی تھیں کہ اِتنے سو لوگ ہمارے جعلی ڈومیسائل پر لگے ہیں۔ اب اِس محکمہ تعلیم میں بھی بہت ساری وہ ہیں، ماضی میں ہوئی ہیں۔ تو مَیں as a government appeal کرونگا محکمہ تعلیم سے باقی department سے کہ جو چیف سیکرٹری کی سربراہی میں کمیٹی بنی تھی کمشنر، ڈپٹی کمشنر نے اپنے اپنے ڈسٹرکٹس کے اپنے اپنے یونین کونسل کے جعلی ڈومیسائل جن لوگوں نے بنائے تھے اُن کی report یہاں پیش ہونی تھی وہ رپورٹ ابھی تک پیش نہیں ہوئی اب یہ محکمہ تعلیم میں بھی یہی کچھ ہورہا ہے۔

وزیر تعلیم: sir جیسے ہمارے محترم ممبر نے کہا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اِس طرح بلوچستان کے بہت سے جعلی جو ڈومیسائل وغیرہ بنے ہوئے ہیں فیڈرل میں دوسرے میں، تو جو ابھی ہم آئے ہیں تو اِس دفعہ جو ابھی ہم آئے ہیں ہم نے جب چارج لیا ہے اِس میں کافی لڑکوں کا مسئلہ تھا یہ کورٹ میں چل رہا تھا۔ تو ہم نے اُس دن 322 کا تو

دے دیا order۔ مَیں نے اُس وقت بھی اُنکو یہی کہا ہے کہ آپ اِنکو check کر لیں ڈومیسائل وہ لوکل وغیرہ ہیں یہ اس طرح کا مسئلہ نہیں ہوگا۔ لیکن ہم ابھی کوشش کریں گے کہ جو rules کے مطابق اگر rules میں تھا کہ اُس کو پہلے چیک کیا جائے تو انشاءاللہ ہم پہلے کریں گے۔ اگر اُس کا کوئی بعد میں testing service کے ذریعے یا دوسرے ہو رہے تھے بھی تو اب انشاءاللہ وہ نہیں ہوگا کہ جعلی ڈومیسائل یا لوکل وغیرہ سے ہونگے۔ اس طرح انشاءاللہ نہیں ہوگا ہمارا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ نصیب اللہ مری صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی زیرے صاحب آپ اپنا سوال نمبر 484 دریافت فرمائیں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: Question number 484

وزیر تعلیم: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

☆**484**۔ جناب **نصر اللہ خان زیرے، رکن اسمبلی:** <u>9/جون 2021 کو نوٹس موصول ہوا</u>

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ <u>10/ستمبر 2021 کو موخر شدہ</u>

محکمہ تعلیم ضلع کوئٹہ میں گریڈ 1 تا 15 کی کل کسقدر اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں ان کے نام اور گریڈ کی تفصیل دی جائے نیز مذکورہ ضلع میں معلم القران اور معلم عربی کی خالی پڑی ہوئی آسامیوں کے تعداد کی یونین کونسل وار تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر تعلیم: **<u>جواب موصول ہونے کی تاریخ 25 اگست 2021</u>**

اس ضمن میں تحریر ہے کہ ابھی حال ہی میں ضلع کوئٹہ میں گریڈ 1 تا 15 پر تقرریاں عمل میں لائی جا چکی ہیں، لہذا اب نئی خالی اسامیوں کی نشاندہی کے لئے کچھ وقت درکار ہوگا۔ اس ضمن میں ضلعی تعلیم آفیسر کوئٹہ کو بذریعہ سرکلر حکم نامہ جاری کر دیا گیا ہے کہ وہ معزز ایوان کی جانب سے طلب کردہ خالی آسامیوں کی اسکول وار اور یونین کونسل وائز تفصیلات compile کر کے پیش کریں۔ لہذا جیسے ہی مطوبہ معلومات compile ہوتی ہیں تو معزز ایوان میں ملاحظہ کے لیے پیش کر دی جائیں گی۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر فاضل منسٹر صاحب سے میں نے پوچھا ہے کہ ایک تا پندرہ اسکیل کی کل کتنی آسامیاں خالی پڑی ہیں اور نیز مذکورہ ضلع میں معلم القران اور معلم عربی کی خالی پڑی ہوئی آسامیوں کی تعداد یونین کونسل وار تفصیل دی جائے۔ منسٹر صاحب اور department نے جواب دیا ہے کہ اس وقت ہمارے پاس کوئی آسامی خالی نہیں ہے۔ کیا یہ صحیح ہے میں تو سمجھتا ہوں کہ۔

وزیر تعلیم: نہیں یہ جواب غلط ہے۔ساری میں نے کیوں کہ ابھی دیکھا ہے، کیوں کہ ہمارے پاس آسامیاں کافی ہیں کون سی ہیں میں نے سارے DOs کو کہا ہے کہ وہ آپ لوگ اپنا جمع کرالیں کہ جو آپ چاہ رہے ہو۔شاید اُس میں کم ہے لیکن اسامیاں ہیں۔پانچ، چھ ہزار آسامیاں ہیں میرے علم میں ہیں انشاء اللہ۔

جناب نصراللہ خان زیرے: پانچ، چھ ہزار آسامیاں خالی پڑی ہیں۔تو ٹھیک ہے یہ تو اچھی بات ہے۔ بہرحال department کی سرزنش ہونی چاہیے کہ اُنہیں House کو facts and figures دینے چاہیے تھے۔کسی بھی طرح House کو department۔

وزیر تعلیم: میں چیک کروں گا کہ یہ سوال ایسا آیا ہے بہرحال اس طرح نہیں ہے کہ جیسے یہ جواب آیا ہے۔ اسامیاں بھی ہیں انشاء اللہ ہم کوشش بھی کررہے ہیں کہ جلد از جلد اِن آسامیوں پر تقرری جائے انشاء اللہ۔

جناب نصراللہ خان زیرے: میں یقیناً منسٹر صاحب آپ کے جواب سے مطمئن ہوں۔میں ڈیپارٹمنٹ کی بات کررہا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب آپ نے صحیح نہیں پڑھا۔یہاں لکھا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: میں نے پڑھا ہے آخر تک پڑھا ہے۔لیکن ۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: نہیں میں آپ کو بتاتا ہوں یہاں لکھا ہے کہ ہمیں کچھ وقت درکار رہے۔آپ پڑھ لیں اس میں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: ابھی ایسا ہے کہ دیکھو جناب اسپیکر! یہ House بڑا مقدس ادارہ ہے۔اسمیں جو بھی department جس سوال کا جواب ہو وہ صحیح طور پر ہمیں دے دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اس مقدس ادارے میں آپ بغیر پڑھے بات نہ کیا کریں ناں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: کیوں کہ خدا نخواستہ اگر اس House سے کچھ چھپانے کوشش کی گئی ہے تو وہ بڑا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ complete جواب پڑھ لیں، اُس میں لکھا ہوا ہے کہ لہٰذا نئی خالی اسامیوں کی نشاندہی کے لیے کچھ وقت درکار ہوگا۔

جناب نصراللہ خان زیرے: ٹھیک ہے ہم وقت دیں گے منسٹر صاحب کو کوئی بات نہیں ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ایک MPA ہے ایک منسٹر ہے بغیر دیکھے جو ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: ٹھیک ہے، مَیں نے پڑھ لیا ہے جناب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وقفہ سوالات ختم۔

جناب قائم مقام اسپیکر: توجہ دلاؤ نوٹس

جناب قائم مقام اسپیکر: جی نصر اللہ خان زیرے صاحب آپ توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: thank you جناب اسپیکر۔توجہ دلاؤ نوٹس۔میں صوبائی وزیر صحت کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کرواتا ہوں کہ سال 2016ء میں ایک پروگرام بلوچستان نیوٹریشن برائے ماں و بچہ شروع کیا گیا۔جس کے تحت ابتدائی طور پر صوبے کی کچھ اضلاع کو فوکس کیا گیا مذکورہ پروگرام کے لیے این ٹی ایس کے ذریعے ملازمین بھرتی کیے گئے اور ملازمین کی تربیت اور مہارت پر کروڑوں روپے خرچ کیے گئے۔ یہ پروگرام پانچ سال پی ایس ڈی پی سے چلایا گیا مگر اب نامعلوم وجوہات کی بنا تعینات کردہ ملازمین کو فارغ اور مذکوہ پروگرام کو بند کردیا گیا ہے۔لہٰذا اس بارے میں مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اِس پر محکمہ نے جواب table کردیا۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جی ہاں جناب اسپیکر یہی تو میں پوچھ رہا ہوں کہ محکمے نے مجھے جو جواب دیا ہے۔ attention، جو نوٹس ہے۔اُس میں last میں اگر آپ دیکھیں میں یہی پوچھ رہا ہوں۔وزیر صاحب شاہ صاحب اگر آپ توجہ دے دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شاہ صاحب! یہ آپ کے محکمہ سے متعلق نیوٹریشن کا جو ہے توجہ دلاؤ نوٹس زیرے صاحب نے جمع کیا ہے جس پر محکمے نے جواب بھیجا ہے۔مگر اس میں زیرے صاحب آپ نے ایک چیز add نہیں کی کہ دو تین اضلاع جو نکالے بھی گئے ہیں نیوٹریشن پروگرام سے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: نہیں نہیں نکالے گئے ہیں۔ بلکہ میں جناب اسپیکر یہ پروگرام بڑا اہم پروگرام ہے آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت ہمارے بچے جو غذائی قلت کا شکار ہیں اگر میں کم بتاؤں تو 52% بچے ہمارے stunt ہیں۔ کچھ بچوں کا وزن کم ہے، کچھ کا قد کم ہوتا ہے، کچھ کا کیا ہوتا ہے یہ پھر 2016ء میں یہ باقاعدہ پروگرام شروع کیا گیا۔ پھر 2019ء میں بلوچستان نیوٹریشن directorate قائم کیا گیا اور اس میں بہت سارے ملازمین کو تربیت دی گئی۔اب اس وقت بھی صورتحال بہت زیادہ نازک ہے۔ یہ حالیہ میں تصویر دکھاتا ہوں اِن بچوں کی جو اس صورتحال میں ہیں یہ stunt بچے ہیں۔اِن کا وزن کم ہے اور جناب اسپیکر اب حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ شاہ صاحب کہ اس نیوٹریشن پروگرام کو بند کیا جا رہا ہے۔آپ کے علم میں ہے یا نہیں ہے آپ سے پہلے یہ فیصلہ ہوا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شاہ صاحب سے پہلے یہ فیصلہ ہوا ہے؟۔

جناب نصراللہ خان زیرے: ہاں میں شاہ صاحب کی توجہ اس جانب مبذول کراتا ہوں کہ یہ بہت اہم issue ہے۔اوراس issue کو ہمیں serious لینا چاہیے۔اب بھی ہمارے اس میں اتنی بری حالت ہے کہ ہمارے entire the Province even کوئٹہ شہر میں آپ hospitals میں جا کر کے دیکھیں بہت سارے بچے اور مائیں اس وجہ سے متاثر ہیں کہ اُن میں غذائی قلت ہے۔اب یکا یک مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ حکومت نے جو سابقہ حکومت ہے جو رخصت ہو کر چلی گئی اُس حکومت نے اس پروگرام کو کیوں ختم کیا، اُن کے ملازمین کو حالانکہ مستقل کر دینا چاہیے۔اوراس پروگرام کو میری یہ تجویز ہوگی تمام House کی ہونی چاہیے کہ کم سے کم اس پروگرام کو جو ہماری ضرورت ہے ہمارے بچوں کے لیے اس پروگرام کو دوبارہ revisit کرائیں شاہ صاحب cabinet میں لے جائیں۔اس فیصلہ کو آپ revisit کرائیں جو department نے مجھے بڑا وہ جواب دیا ہوا ہے اُس کو آپ revisit کر دیں۔اس نیوٹریشن پروگرام کو دوبارہ چلا دیں۔

میر یونس عزیز زہری: جناب اسپیکر! زیرے صاحب نے ایک توجہ دلاؤ نوٹس پیش کیا ہے یہ بالکل ہمارے ضلع خضدار میں اس طرح کے بہت سارے مریض ہیں۔اور دو تین چار تحصیل ہیں خاص کر کرخ، مولا اور آڑنجی وغیرہ اس میں اس طرح کے بہت سارے بچے ہیں۔تو یہ پانچ سال تک اِن کو تربیت دی گئی اور پانچ سال کے بعد اب یہ بھی کہیں کے نہیں رہے اور ہم بھی کہیں کے نہیں رہے۔تو گزارش یہ ہے وزیر صحت سے کہ وہ اس بارے میں ذرا سن لیں اور اس کو ذرا توجہ دے دیں۔کیوں کہ بلوچستان میں اس طرح کی بہت ساری چیزیں ہیں مہربانی آپ کا شکریہ جناب اسپیکر، تو میں شاہ صاحب سے اور شاہ صاحب سب چیزوں کو سمجھتا ہے اس کے بارے میں پہلے سے بھی تجربہ اُس کو ہے۔تو میرے خیال میں شاہ صاحب اس کو سنجیدگی سے دیکھ کے اور اِن کے لیے کوئی اچھا فیصلہ کرے گا جو ہمارے اور سب کے مفاد میں ہوگا۔شکریہ جناب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شاہ صاحب! یہ توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق آپ نے سن لیا ہوگا۔اُس وقت چونکہ CM جام صاحب تھے، اُس سے میری بات ہوئی تھی، دو تین اضلاع کے لوگ میرے پاس آئے تھے کہ ہمارے district کو بالکل out کر دیا نیوٹریشن پروگرام سے۔پھر اس سے متعلق میری محکمہ سیکریڑی سے بھی بات ہوئی تھی اُن کا جواب تسلی بخش نہیں تھا۔تو ابھی آپ دیکھ لیں۔

سیّد احسان اللہ شاہ (وزیر صحت): بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ جناب اسپیکر! توجہ دلاؤ نوٹس پر جو نصراللہ زیرے صاحب نے پیش کیا جس پر میر یونس عزیز زہری صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ یہ یقیناً

بلوچستان کے لیے کافی اہمیت کا حامل پروگرام تھا۔لیکن جناب والا! جو department کی طرف سے مجھے معلومات دی گئی ہیں، وہ میں House کے ساتھ share کرنا چاہتا ہوں۔ یہ non development side پر نہیں تھا بلکہ یہ پروگرام جو چل رہا تھا یہ development side پر تھا۔اس کو صوبائی گورنمنٹ نے اپنے پی ایس ڈی پی کے through finance کرتا رہا اب اِن کے department کا خیال یہ تھا کہ فیڈرل گورنمنٹ میں انہوں نے پی سی ون submit کیا کہ وہاں سے کچھ فنڈز آئیں گے، وہاں سے فنڈز نہیں آئے۔اور صوبائی گورنمنٹ نے بھی وہ فنڈز روک لیے ہیں۔تو اب کوشش اس بات کی ہے کہ دوبارہ سے ان فنڈز کا اجرا کیا جائے جس طرح میر یونس عزیز زہری صاحب فرما رہے ہیں، نصراللہ زیرے صاحب فرما رہے ہیں۔تو میری کوشش ہوگی کہ انشاءاللہ یہ چند دنوں میں CM صاحب کے ساتھ بیٹھ کے ہم اس کا کوئی راستہ نکالتے ہیں۔ اس میں جو ایک administrative side پر مسئلہ آرہا ہے ہمیں وہ جناب والا! یہ ہے کہ نیوٹریشن سائیڈ پر جو انچارج تھا وہ ڈاکٹر صاحب جو اُس کو پچھلی حکومت نے transfer کیا وہ گئے service tribunal یا ہائی کورٹ گئے وہاں سے وہ اُنہوں نے stay لے لیا ہے۔اب اس پر اگر فنڈز نہیں بھی ہیں تب بھی کام رُکا ہوا ہے، کیوں کہ وہ stay کی وجہ سے۔انشاءاللہ، مجھے موقع دیں میں کوشش کر کے انشاءاللہ اس کو lineup کرتا ہوں۔شکریہ جناب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ شاہ صاحب۔ چیک کر لیں اور جو districts drop ہوئے ہیں اس نیوٹریشن پروگرام سے kindly اُن کو بھی reinstall کرادیں۔

وزیر صحت: انشاءاللہ جناب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): نواب محمد اسلم خان رئیسانی صاحب نے نجی مصروفیت کی بنا آج کے اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: نوابزادہ طارق مگسی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر سکندر علی خان عمرانی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گئے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب عبدالرشید صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گئے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: ملک نعیم خان بازئی صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے معذوری ظاہر کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ ماہ جبین شیران صاحبہ نے نجی مصروفیت کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب قائم مقام اسپیکر: غیر سرکاری کارروائی۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر میں point of order پر ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی زیرے صاحب۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! اگر آپ مجھے دومنٹ کے لیے اجازت دے دیں۔ میں جناب C&W کے منسٹر صاحب کی توجہ چاہتا ہوں۔ جناب اسپیکر صاحب! ایسا ہے کہ ہمارا جو ایک productive ہمارے عوام کے لیے ایک job ہے یا جو کام کا ہے development کا side ہے جس میں حکومت کی جانب سے مختلف اشتہارات آتے ہیں روڈز کے buildings کے۔ جس میں ہمارے لوگ contractor کے طور پر اُس میں شریک ہوتے ہیں ٹینڈر ہوتا ہے۔ پھر وہ contractor جو ہے نا وہ building اُس پر کام شروع کرتا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! منسٹر صاحب کی توجہ چاہتا ہوں۔ کہ جو 2018 rate میں سرکاری نرخ دیا گیا تھا، وہ نرخ ابھی تک چل رہا ہے جو نرخ آپ دے رہے ہوں contractor کو C&W والے buildings کا روڈ کا، وہ ابھی تک 2018ء کے نرخ چل رہے ہیں۔ schedule چل رہا ہے اور دوسری

بات یہ ہے کہ جو مہنگائی کی صورتحال ہے آج کل سریا فی ٹن جو ہے 2 لاکھ روپیہ کا ہو گیا ہے اور سیمنٹ کم از کم فی بوری 8 سو روپے کی ہو گئی ہے اینٹ فی ہزار 12 ہزار سے 13 ہزار روپے تک ہو گیا ہے۔ آپ کا جو تارکول ہے، وہ فی کلو 60 روپے تھا۔ ابھی 1 سو 5 روپے ہو گیا ہے۔ تو یقیناً اب جو لوگ contractor ہیں، ابھی ٹینڈر ہوتے ہیں وہاں کوئی نہیں جاتا۔ اس لیے کہ کوئی bulidings کا کام نہیں لیتا ہے روڈ کی بھی یہی صورتحال ہے۔ تو اب جناب اسپیکر! دوسرا جو taxes ہیں۔ میں ایک ایک کو الگ اگر گنوں تو اچھی بات نہیں ہے۔ وہ سب ملا کے 50% جو ہے ناں contractor کو ادا کرنا پڑتا ہے BRA الگ ہے 6% ابھی ہو گیا ہے اور sale tax الگ ہے acceptance الگ ہے کمیشن الگ ہے۔ اس کا جو calculation کیا گیا ہے کوئی 49% بن رہا ہے۔ اب 50%, جب آپ لے لیں گے تو 50% باقی اُس پر کیا کام ہوگا نا روڈ بنے گا نا buliding بنے گا۔ تو یقیناً یہ ایک genuine problem میں جو contractor کے لیے جو کام کرتے ہیں جو اپنے بچوں کے لیے روزگار کماتے ہیں۔ جن سے ہزاروں لوگ منسلک ہے کوئی مزدور کے طور پر کام کرتا ہے= کوئی ٹریکٹر والا کام کرتا ہے۔ کوئی سریا والا، کوئی سیمنٹ والا۔ تو اس میں میری منسٹر صاحب سے یہ request ہوگی۔ کہ آپ ایک منٹ۔ آپ اس schedule پر غور کریں۔ contractor association کو بلالیں اُن سے آپ بات کریں دوسری جناب اسپیکر! آپ سے میری استدعا ہو گی کہ اسپیکر کے زیر صدارت پہلے ایک اجلاس ہوا تھا finance committee کا اُس میں آپ لوگوں نے آپ اس August House نے اس کی finance committee نے مختلف ملازمین کے جو مسائل تھے اُس کو منظور کیا۔ اُس کے promotions کے تھے۔ لیکن ابھی تک حکومت secretary finance اُس کو منظور نہیں کر رہا ہے۔ یقیناً یہ ایک issue ہے -اس House نے کیا ہے اُس کی کمیٹی نے کیا ہے ملازمین کا promotions ہیں اُس باقی allowances وغیرہ ہیں۔ اس بارے میں بھی آپ رولنگ دیدیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ زیرے صاحب! اس بارے میں جو ہے سیکرٹری اسمبلی چونکہ اسمبلی کا اپنا matter ہے، سیکرٹری اسمبلی جو ہے secretary finance سے رپورٹ طلب کریں کہ اسمبلی کے معاملات کہاں تک پہنچے ہیں اور کہاں تک کام ہوا ہے ہمیں رپورٹ پیش کریں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی کھیتران صاحب۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر مواصلات وتعمیرات): شکریہ جناب اسپیکر صاحب! زیرے صاحب نے جو جس مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے بالکل وہ genuine ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ 2018ء کا جو schedule تھا

اور ابھی 22-2021ء شروع ہونے لگا ہے 4 سال اس 4 سال میں جتنی مہنگائی ہوئی ہے واقعی ان کا کہنا بجا ہے کہ خاص کر کے buliding کے کام کے نزدیک تو کوئی contractor آ ہی نہیں رہا ہے۔ ریٹ سریے کے سیمنٹ کے ریت بجلی ہر چیز دوگنا تین گنا چار گنا چلی گئی ہیں۔ اس میں ایک چیز میں وضاحت کرتا چلوں کہ ہمارے قابل احترام رکن نے کہا کہ کمیشن ہے acceptances یہ ہے شائد یہ پچھلے دور میں ہوگا۔ انشاء اللہ آپ دیکھیں گے آگے چل کے ہم کہ آپ کیا محسوس کرتے ہیں کہ یا کس طریقے سے یہ department اپنے سفید کپڑے، مَیں نے day one جو meeting کی briefing لی ہے میں نے کہا کہ شکر الحمدُ للہ کہ ایک بہت ہی sensitive department تھا food تین ساڑھے تین سال میں نے اُس میں گزرے۔ میں اپنے سیکرٹری صاحبان میرے DG اور، میں اپنے پروردگار کے سامنے سرخرو ہوں کہ میں ہمیشہ سفید کپڑے پہنتا ہوں اور آج میرے کپڑوں پر الحمد اللہ میں چیلنج پر کہتا ہوں، تحقیقاتی اداروں کو بھی چیلنج کر رہا ہوں اور اس August House کے ذریعے میں چیلنج کر رہا ہوں کہ شکر ہے میں نے چھوڑا، وہ گورنمنٹ ختم ہوئی۔ میں اپنے سفید کپڑوں کے ساتھ نکل آیا۔ تو پہلے دن میں نے جو اپنی briefing لی اُس میں میں نے اپنے سیکرٹری صاحبان میرے دو سیکرٹری بیٹھے ہوئے تھے میرے چیف انجینئر تھے تو میں نے کہا کہ جی ساڑھے تین سال تو مجھ پر اللہ نے بڑا اکرم کیا کہ وہاں سے تو میں سفید کپڑوں کے ساتھ اور اونچی آنکھوں کے ساتھ نکلا ہوں۔ تو آپ لوگوں سے بھی میری یہ گزارش ہے کہ kindly میرے کپڑوں کا خیال کرنا کیونکہ میں سفید کپڑے اس لیے پہنتا ہوں کہ کفن بھی سفید ہو گا اور اسی میں انسان کا انجام ہے۔ تو آپ نے دیکھا کبھی کبھی میں ایسے ہی کالے کپڑے پہن لیتا ہوں۔ باقی میں colour کپڑے میں کبھی نہیں پہنتا ہوں۔ تو جو آدمی 24 گھنٹے اپنا یہ تصور کریں کہ میں نے سفید کپڑے پہنیں ہوئے ہیں اور یہ میرا کفن ہے تو میرا خیال اللہ تعالیٰ توفیق دے گا۔ کہ یہ آگے سال ڈیڑھ سال جتنا بھی ہے اُس میں بھی میں سرخرو رہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اللہ آپ کو توفیق دے، اچھے کاموں کی۔ تو rates کے بارے میں کیا کہنا ہے؟۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر مواصلات و تعمیرات): جی میں وہی عرض کرنے لگا ہوں۔ تو یہ چونکہ ایک کمیٹی ہوتی ہے اس میں جائزہ لیا جاتا ہے یہ چیز پرسوں cabinet میں۔ ایجنڈے پر تو نہیں ہے۔ میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اس کو takeup کروں گا cabinet میں۔ اور ہم ان rates کو لازمی revise کریں گے۔ کیونکہ نقصان کوئی جو بھی آتا ہے چار پیسے کمانے کے لیے آتا ہے تو بہت ساری چیزیں ہم کوشش کریں گے کہ اصلاحات لائیں۔ تو میں ان کی تجویز کو cabinet میں لاؤں گا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ کھیتران صاحب!

(خاموشی۔مغرب کے اَذان کا وقفہ)

جناب قائم مقام اسپیکر: غیر سرکاری قراردادیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جناب قادر علی نائل صاحب! آپ اپنی قرارداد نمبر **126** دریافت فرمائیں۔

جناب قادر علی نائل: شکریہ جناب اسپیکر قرارداد نمبر 126۔ ہرگاہ کہ قومی نشریاتی ادارے PTV بولان کے ذریعے بلوچستان کی قومی زبانوں جن میں بلوچی، براہوئی اور پشتو کے مختلف نوعیت کے پروگرام نشر کئے جا رہے ہیں جو بلوچستان سے مقامی زبانوں کے فروغ اور ترویج کا انتہائی اہم مثبت اور مؤثر ذریعہ ثابت ہو رہے ہیں۔ جبکہ بدقسمتی سے بلوچستان میں آباد ہزارہ قوم کی زبان "ہزارگی" کی قومی نشریاتی ادارے پی ٹی وی میں عدم نمائندگی اور سرکاری سرپرستی نہ ہونے کے باعث معدوم ہونے کے خطرے سے دوچار ہے۔ ہزارہ قوم کے آرٹسٹ، ڈرامہ نگار، گلوکار، اور تخلیقی صلاحتیں صوبائی قومی اور بین الاقوامی سطح پر اجاگر نہیں ہو پا رہی ہیں۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت، وفاقی وزارت اطلاعات ونشریات سے رجوع کرے کہ بلوچستان اور پاکستان میں بسنے والی ہزارہ قوم کی زبان "ہزارگی" کو بھی پی ٹی وی بولان میں نمائندگی دے کر ہزارہ قوم کو اس کے زبان کے ساتھ انصاف کے تقاضے پورے کئے جائیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: قرارداد نمبر 126 پیش ہوئی۔ admissibility کی وضاحت فرمائیں۔

جناب قادر علی نائل: بہت شکریہ جناب اسپیکر۔ آج کی جو یہ قرارداد ہے وہ اس اہمیت کی حامل ہے کہ ایک انسانی ورثہ کے حوالے سے قرارداد لائی گئی ہے۔ انسان جب اپنی اعضائے نُرد کے آوازوں سے مختلف علامتیں ایجاد کر کے اُس کو زبان کا نام دیا ہے۔ یہ زبان نہ صرف ابلاغ کا ایک ذریعہ ہے، ترسیل کا ایک ذریعہ ہے بلکہ یہ کئی ہزاروں سال کا سفر طے کر کے ایک انسانی ورثہ بنا ہے۔ طویل تاریخی مراحل طے کر کے ہم تک یہ زبانیں پہنچی ہیں۔ تو اس لیے اِس انسانی ورثے کی حفاظت اور اس کی ترویج، انسانی سماج اور حکومت، ریاست کی ذمہ داری بنتی ہے۔ جہاں تک پاکستان یا بین الاقوامی سطح پر بولی جانے والی زبانوں کی باتیں ہیں، تو کوئی پاکستان میں 72 سے زائد زبانیں بولی جاتی ہیں۔ یعنی آپ اندازہ کر لیں 72 زبانوں سے مراد 72 سولائزیشن، 72 سولائزیشن کی تاریخ اِن زبانوں سے جڑی ہوئی ہیں۔ خصوصاً گلگت، بلتستان کی طرف شمال کی طرف KP کی طرف ایسی بہت ساری زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اور ان میں سے بہت زبان جو ہیں وہ محدوم ہونے کے خطرے سے دوچار ہیں۔ ایسی زبانیں بھی پاکستان میں ہیں جن کی بولنے والوں کی تعداد سینکڑوں میں ہیں۔ ایسی زبانیں

انسانوں کا ورثہ ہیں جن کا تحفظ ہماری ذمہ داری ہے۔ بلوچستان کی اگر بات کر لیں تو یہ زبانوں کا ایک خوبصورت گلدستہ ہے۔ جہاں پر مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اِن زبانوں کے ادب تخلیق ہوتے ہیں۔ شعراء جو ہیں، شاعری کرتے ہیں ان زبانوں میں۔ اور اِنہیں زبانوں میں اگر ہم دیکھیں تو اِن اقوام کی اِس سوسائٹی کی سماج کی ایک تاریخ وابستہ ہے۔ اُنہیں زبانوں انہیں کے الفاظ جو ہے تاریخ ثقافت روایات جو ہے ان زبان سے جڑی ہوئی ہیں۔ تو لہٰذا یہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے ایک موضوع ہے زبان۔ اور اِسی کی اہمیت کے تناظل میں UNESCO نے 21 فروری کو ایک عالمی دن رکھا ہے، مطلب languages day یعنی ''مادری زبانوں کا دن''۔ جس میں زبان کی اہمیت، قومی زبانوں کی ترویج کیلئے اقدامات کا تقاضا کیا جاتا ہے۔ تو ہزارگی بھی پاکستان میں یا دنیا بھر میں بولی جانے والی، تقریباً 20 ملین لوگوں کی ایک زبان ہے۔ اسی طرح پاکستان میں بھی مختلف نکات پر یہ زبان بولنے والوں کی ایک تعداد ہیں۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ اِس زبان کے ساتھ اس سے پہلے انصاف کے تقاضے پورے نہیں کیے گئے۔ نہ کسی اخبار میں، نہ ریڈیو میں، نہ ٹی وی میں اِس زبان کی، اور اِس ہزارگی کے ساتھ ساتھ اور ایسی بہت ساری زبانیں ہیں پاکستان میں جس کو سرکاری سرپرستی حاصل نہیں ہے۔ اور UNESCO ہی نے ہزارگی زبان کو جو ہے معدوم ہونے کے خطرے سے دوچار زبانوں کی فہرست میں شامل کر رکھا ہے۔ تو میرا یہ تقاضا ہے، یہ request ہے اِس ہاؤس سے، ہماری دوستوں سے اس ایوان سے کہ کوئٹہ میں بطور خاص جو ہزارہ قوم بستی ہے، اُس کی ایک زبان ہے، ظاہر ہے اُس زبان کے ساتھ اُن کی ثقافت، اُن کی تاریخ، اُن کی روایات بھی جڑی ہوئی ہیں۔ تو یہ جو ہے قومی سطح پر international سطح پر اُجاگر ہو اس لیے یہ ایوان سے، آپ سے گزارش ہے کہ آپ وفاقی وزارت کو لکھ دیں تاکہ اِس حوالے سے جو خواہش ہماری قوم کی ہے وہ پوری ہو جائے۔ بہت شکریہ آپ کا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ قادر علی نائل صاحب۔ کھیتران صاحب! اسی قرارداد سے متعلق ہے۔ جی۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر محکمہ مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ جیسے میرے فاضل دوست نے کہا کہ اس وقت دنیا میں کچھ زبانیں معدوم ہونے کی طرف جارہی ہیں جو کہ قصہ پارینہ بن جائیں گی۔ تو اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں۔ میرا ایک عبدالخالق سے فیصلہ بھی ہوا ہے کہ آپ حمایت کریں باقی جو ہے ناں میرا وہ ایک کام کر دیں گے، اپنے ڈیپارٹمنٹ میں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ کھیتران صاحب۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر محکمہ مواصلات و تعمیرات): اس کے ساتھ ساتھ میں ایک گزارش کروں گا میں اپنی زبان کیونکہ یہاں ہر ایک پشتو، بلوچی، براہوی، سندھی، سرائیکی، پنجابی مختلف پاکستان میں رہنے والے لوگ ہیں اُن کی اپنی ایک زبان ہوتی ہے تو آپ تو میرے ہمسایہ ہیں۔ کھیتر انی جو ہماری بولی جاتی ہے، ایک لاکھ 73 ہزار تو ہماری آبادی ہے جو جس ضلع سے میں تعلق رکھتا ہوں۔ پھر یہی زبان آپ کے دُرگ، مکمل دُرگ میں بولی جاتی ہے۔ اسی طریقے سے سبی میں نخجک ہیں، تو یہ بھی ایک صوبے کی اور پھر کھیتران قوم اِس صوبے کی بلکہ ہمارے جو ہم نے جو تاریخ دیکھی ہے جہاں تک میرا علم ہے ہمارا جو علاقہ ہے ڈیرہ بگٹی، کوہلو، بارکھان اس میں سب سے قدیم قوم کھیتران ہے۔ اور اب اس پر تحقیق ہوئی ہے اور اس کے سلسلہ بھی کافی حد تک آگے تو میں اس قرارداد کو اس amendment کے ساتھ support کرتا ہوں کہ جیسے ہی انہوں نے کہا کہ ہزارگی، تو کھیتر انی کو بھی مدنظر رکھ کر ptv اور ریڈیو پاکستان اس میں اس کو حصہ دیا جائے۔ اس کے فنکاروں کو، اس کے پرانے تاریخ دان ہیں۔ ہمارے پاس بہت پرانے تاریخ دان بھی ہیں عالم بھی ہیں ہمارے پاس۔ تو اس کو تھوڑی سی توجہ دی جائے تاکہ یہ معدوم زبانوں میں نہ چلی جائے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ کھیتران صاحب۔ مٹھا خان کاکڑ صاحب! ایک تو آپ اسمبلی بہت کم آتے ہیں جس دن آتے ہیں اُس دن آپ شور بہت کرتے ہیں اپنی چیئر پر بیٹھ جائیں مٹھا خان کاکڑ صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی زیرے صاحب۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! جو قرارداد ہمارے سامنے ہے اس کے بعد بھی قرارداد اسی نوعیت کی ہے۔ جناب اسپیکر! یقیناً جس طرح میرے دوست نائل صاحب نے فرمایا کہ دنیا میں ہزاروں زبانیں بولی جاتی ہیں اور اس وقت بہت ساری زبانیں اپنی موت اور زیست کا سامنا کر رہے ہیں۔ جناب اسپیکر! دنیا جہاں کے آباد ممالک نے یورپین یونین نے سب دنیا نے اپنی زبانوں کو مکمل تحفظ دینے کے لئے اُسے درس و تدریس کا ذریعہ بنانے کیلئے اسے دفتروں میں استعمال کرنے کیلئے، اُسے عدالتوں میں بولنے کیلئے انہیں سکولوں میں کالجوں میں، وہ سب کچھ انہوں نے کیا ہے۔ آپ یقین کریں جناب اسپیکر! بلجیئم کا کیپٹل ہے برسلز، جو یورپی یونین کا کیپٹل ہے۔ ناٹو کا کیپٹل ہے۔ خود بلجیم کا کیپٹل ہے۔ ایک کیپٹل میں تین تین زبانیں، سرکاری زبانیں، قومی زبانیں تسلیم کی گئی ہیں۔ بدقسمتی سے جب سے اِس ملک کا وجود آیا ہے جناب اسپیکر! روزِ اوّل سے یہ کوشش کی جارہی ہے کہ ہمارے مادری زبانیں، ہماری قومی زبانوں کو ختم کیا جائے۔ اور یہ یقیناً یہ اِتنی بری بات ہے اور یہ ان کی خام خیالی ہے کہ آپ جو ہے ناں ایسی زبان لوگوں پر مسلط کریں جو اُس علاقے کے عوام کی زبان نہ ہو۔

مَیں اِس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں ۔ جناب اسپیکر! افغانستان ایک جنگ زدہ ملک ہے۔ اُس نے جو آئین بنایا، اُس میں تمام زبانوں کوقومی زبانیں قرار دی گئی ہیں۔ وہاں پشتو بھی قومی زبان ہے۔ دَری بھی قومی زبان ہے۔ ہزارگی بھی زبان ہے۔ وہاں پر بولی جانے والی جو بلوچ ہیں اُس کی زبان بھی انہوں نے قومی زبان تسلیم کیا ہے ان کے بچوں کو ان کے زبانوں میں تعلیم دی جاتی ہے ۔لیکن یہاں کیا ہوا جناب اسپیکر! ہم نے زبانوں کو یہاں سے مٹا دیا۔ پچھلے دَورِحکومت میں ہم نے یہاں کم ازکم، ایک دَور میں جب 1988ء میں نواب اکبر بگٹی وزیراعلیٰ تھے اس دور میں بھی ہماری حکومت تھی اور ہم شامل تھے۔ ہم نے یہاں دسویں تک لازمی زبان کے طور پر پشتو، بلوچی، براہوی باقی زبانوں کو شامل کیا۔ پھر بعد کی حکومتوں نے اُنہیں ختم کیا۔ آخر میں جب ڈاکٹر مالک صاحب وزیراعلیٰ تھے، اُس وقت بھی ہم نے یہاں قانون پاس کیا اِس اسمبلی سے ایکٹ پاس ہے جناب اسپیکر! جس میں تمام زبانیں پشتو، بلوچی، براہوی، ہزارگی، جاموٹ، جتنی زبانیں ہیں اُن کو ایک لازمی مضمون کے طور پر پڑھانے کا ہم نے قانون پاس کیا ۔لیکن آج میں نے یہاں منسٹر صاحب تھے پہلے، سردار صاحب ایجوکیشن اُن سے مَیں سوال کیا تھا۔ اُنہوں نے وعدہ کیا کہ ہم نے جو اساتذہ ٹرینڈ کئے تھے جو ہم نے ٹرینڈ کئے تھے۔ جو کتابیں چھپی تھیں پشتون زبان میں، بلوچی میں، براہوئی میں، اُن زبانوں کو ہزارگی میں وہ بچوں کو پڑھائیں۔لیکن افسوس سے کہنا پڑرہا ہے کہ وہ ابھی تک نہیں پڑھایا جارہا ہے۔ یہ تمام پرائیوٹ اسکول میں، پبلک اسکول میں سرکاری اسکول میں یہ پابندی رکھی گئی تھی لیکن اُنہوں نے ایسا آج تک نہیں کیا۔ جہاں تک پی ٹی وی بولان کا تعلق ہے جناب اسپیکر اِسکے بعد قرارداد ہے کہ پی ٹی وی بولان میں بھی اُن کا کوئی ساڑھے تین کروڑ روپے کا بجٹ ہوا کرتا تھا۔ آج وہ بجٹ سالانہ محض 58 لاکھ روپے تک پہنچ گیا ہے۔ وہاں پشتو، بلوچی، براہوئی، وہ زبانوں کا جو صبح مارننگ ٹائم تھا وہ جو ہے ناں ختم کیا گیا۔ شام کا وقت جو تھا، وہ بھی جو ہے ناں اُنہوں نے آدھا کردیا۔ اور ہزارگی زبان تو ہے بھی نہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ زیرے صاحب! آپ قرارداد کے حق میں ہیں؟

جناب نصراللہ خان زیرے: جی جی مَیں ہوں، ذرا آپ میری بات سنیں، یہ بہت اہم ایشو ہے جناب اسپیکر! اِس بارے میں آپ اس قرارداد کو بھیجیں اسلام آباد، وفاقی وزارت اطلاعات کو، ریڈیو کو، ٹیلیویژن کو کہ آپ نے کیوں پی ٹی وی بولان کو بجٹ کم کیا ہے ۔ آپ نے کیوں یہاں کے زبانوں کو جو بولی والی زبانیں ہیں سردار کھیتران صاحب نے ٹھیک کیا میں بھی اس کی حمایت کرتا ہوں ۔ کیوں ایک بچے کو اپنے مادری زبان سے آپ محروم کررہے ہو؟ یہ بڑا ظلم ہورہا ہے۔ دنیا جہاں میں زبانوں کی ترویج وترقی کیلئے کام ہورہا ہے۔ یونیسکو نے

21 فروری کو عالمی دینا میں زبانوں کا دن مقرر کیا ہے۔اسی لئے مقرر کیا ہے تا کہ زبانیں ختم نہ ہوں۔تو میں یقیناً آنے والے قرارداد پر جب دوست پیش کریں گے، اُس کی بھی میں حمایت کرتا ہوں کہ پی ٹی وی بولان کے ملازمین کو وہاں پر اُن کے بجٹ کو بڑھایا جائے اور جناب اسپیکر! میں اِس بات پر بھی یہاں پی ٹی وی میں جس طرح ملک صاحب نے کہا، ایک اہم ایشو جا رہا ہے وہاں تیس سال سے کام کرنے والوں سے۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اِس پر زیرے صاحب! ہم نے رولنگ دے دی۔

جناب نصراللہ خان زیرے: رولنگ دیدیا اچھی بات ہے۔ان سے اب جب وہ ریٹائر ہو رہا ہے۔ ریٹائرمنٹ سے دوسال پہلے کہہ رہے ہیں کہ ان سے انٹرویولیا جائے۔ پھر کوئی foreigner کوئی کمپنی ہے ABACUS ہے کیا نام ہے اُن سے، اُن کے ذریعے وہ انٹرویو لئے۔آئیں میرے سامنے قراردادیں پڑی ہیں، تمام لاہور سینٹر کی قرارداد ہے، اُنہوں نے ریجیکٹ کیا ہے کوئٹہ سینٹر۔ یہ تمام قراردادیں ہیں۔انہوں نے ریجیکٹ کیا ہے یہ جو پی ٹی وی کر رہی ہے اس کو بھی ہم ریجیکٹ کرتے ہیں۔شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ نصراللہ خان زیرے صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی خلیل جارج صاحب۔

جناب خلیل جارج بھٹو: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! مَیں بھی اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں کہ ہم ملک پاکستان میں جتنے بھی مذاہب کے لوگ ہیں، عقیدے کے لوگ ہیں اُن کا حق بنتا ہے کہ جو قومی نشریاتی ادارے ہوتے ہیں اُن میں اُن کا بھی اتنا حصہ ہو اور اس کے حوالے سے اگلے اجلاس میں میں بھی ایک قرارداد لا رہا ہوں اور میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں کہ ہزارگی جو زبان ہے اس کو نشر کیا جائے۔اور ان کے جتنے بھی فنکار ہیں اُن کو بھی زیادہ سے زیادہ مواقع دیئے جائیں تا کہ ہم ایک دوسرے کے کلچر کو سمجھ سکیں۔ کیونکہ ہم پاکستانی ہے اور پاکستان میں تمام بسنے والے لوگ وہ بھی پاکستانی ہیں اور اسی حوالے سے جہاں ہزارگی کی زبان کو پرموٹ کیا جائے، اِسی طرح دیگر زبانوں کو جس طرح پروموٹ ہو رہی ہیں۔اور میں بھی سر اس پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں ان کے بجٹ کو کٹ آپ لگایا بلکہ بجٹ کو کٹ آپ نہیں لگا بلکہ وہ تو لوگوں کو نکال رہے ہیں۔تو حکومتوں کا کام روزگار دینا ہوتا ہے تا کہ اپنے عوام کی مشکلات کو دور کریں۔اُن کی بیروزگاری کو دور کریں۔تو میں بھی پی ٹی وی کے جو ملازمین کے ساتھ یہ ابھی بہت عرصے کے بعد اُن سے یہ انٹرویو اور پتہ نہیں ٹیسٹ لیا جا رہا ہے۔اور اس کے بعد پتہ نہیں ان کو کس قسم کا ٹیسٹ لیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پی ٹی وی ادارے کو سب سے زیادہ مضبوط ہونا چاہیے کیونکہ جب چھوٹے تھے تو ایک ہی خبر نامہ پی ٹی وی سے 9 بجے چلتا تھا اور ہمارے والدین ہمیں

بٹھاتے تھے کہ خبریں سنیں۔ آجکل مختلف ذرائع آ گئے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مختلف ذرائع آئیں اور آپ اپنے پرانے assets کو ختم کریں۔ پی ٹی وی کو پروموٹ کیا جائے اور اس کو اسی لیول پر لایا جائے جس طرح پاکستان پی ٹی وی کا نام پوری دنیا میں تھا تو میں آپ سے گزارش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ خلیل جارج صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا قرارداد نمبر 126 منظور کی جائے؟ آوزیں ہاں/ نہیں

جناب قائم مقام اسپیکر: قرارداد نمبر 126 منظور ہوئی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی کلمتی صاحب آپ اپنی قرارداد نمبر **127** پیش کریں۔

میر حمل کلمتی: شکریہ جناب اسپیکر۔ ہرگاہ کہ پی ٹی وی کی نشریات کے آغاز سے بلوچستان کی ثقافت زبان، تہذیب اور تمدن کی ترویج ہوئی اور پی ٹی وی بولان کے ذریعے دنیا کے بلوچستان کے بارے میں اہم معلومات فراہم ہوئی۔ پی ٹی وی بولان کے آغاز پر اس کا سالانہ بجٹ 3 کروڑ روپے تھے۔ جس سے بہترین ثقافتی، سیاحتی پروگرام، ڈرامے اور موسیقی کے پروگرام نشر ہوتے تھے جو مقامی فنکاروں اور گلوکاروں کے روزگار کا بہترین ذریعہ بھی تھا۔ مگر کچھ عرصے سے پی ٹی وی بولان کا سالانہ بجٹ صرف 58 لاکھ روپے کر دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے پی ٹی وی بولان شدید مالی بحران کی وجہ سے صرف پرانے ریکارڈ شدہ پروگرام نشر کر رہے ہیں اور نئے پروگرام نشر کرنے سے قاصر ہے جس کی وجہ سے بلوچستان جیسے بڑے صوبے کی ثقافت، زبان اور موسیقی کو ترویج بھی رک گئی ہے۔ لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ پی ٹی وی بولان کے بجٹ میں فوری طور پر اضافہ کرنے کو یقینی بنائے تاکہ بلوچستان کی خوبصورت تصویر دنیا کو دکھا سکیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: قرارداد نمبر 127 پیش ہوئی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ایڈمیزیبلیٹی کی وضاحت فرمائیں۔

میر حمل کلمتی: جناب اسپیکر پی ٹی وی بولان جب سے شروع ہوا ہے اس سے ہماری ثقافت ہماری تہذیب ہمارے لوگوں کو بہت کچھ سننے اور سیکھنے کو ملتا تھا۔ اور یہ ہمارے لوگوں کا ایک بہت بڑا روزگار کا بھی ذریعہ تھا ہمارے لوگ اس پی ٹی وی بولان کے ذریعے موسیقی بھی سنتے تھے، ڈرامے بھی دیکھتے تھے لیکن چند عرصے سے جس طرح ہم کہتے ہیں کہ بلوچستان کے ساتھ وفاق ہمیشہ زیادتیاں کرتا رہا اور ابھی بھی کر رہا ہے۔ پی ٹی وی بولان، صوبے کو دیکھ لیں اسکے ساحل، رقبے کے لحاظ سے دیکھ لیں تو 62% پاکستان کا حصہ ہے لیکن آپ اس کا بجٹ دیکھ لیں پی ٹی وی بولان کا تین کروڑ روپے تھا اس پر بھی ان کو میرے خیال سے پریشانی ہوئی کہ کیوں اس صوبے کو ہم

فنڈ دے رہے ہیں تا کہ وہاں کے ثقافت وہاں کی تہذیب وہاں کے ہمارے لوگ موسیقی اور جس طرح کے پی ٹی وی بولان جو ڈرامے بناتا تھا ہمارے ثقافت کو اجاگر پوری دنیا میں کرتے تھے ہمارے میوزک کو ہمارے گلوکاروں جو پوری دنیا سنتی تھی پی ٹی وی بولان کے ذریعے سے کچھ عرصے سے بجٹ نہ ہونے کی وجہ سے میرے بھائیوں نے پہلے ایک قرارداد پیش کی کہ ہزارگی زبان کو بھی شامل کیا جائے۔ تو زبانیں جب پروگرام آگے چلیں گے جب پی ٹی وی بولان کے ساتھ بجٹ ہوگا اب ان کے پاس آپ دیکھ لیں 62% رقبے کے حساب سے یہ صوبہ ساحل سے لیکر آپ کے زمین لیکن آپ کا بجٹ ہے 58 لاکھ روپے 58 لاکھ میں میرے خیال سے نہ موسیقی کے پروگراموں کو آگے لیجا سکتے ہیں، نہ ثقافتی پروگراموں کو 58 لاکھ میں مَیں نے نہیں سنا ہے کہ کوئی ڈرامہ بھی بنتا ہے۔ بالی وڈ اور لالی وڈ کی فلمیں اربوں روپے میں بنتی ہیں، کھربوں روپوں میں اور ان کا بجٹ ہی 58 لاکھ روپے میرے خیال سے ان کے لئے ناممکن ہے۔ اسی طرح جس طرح ان کا بجٹ، مَیں تو کہتا ہوں تین کروڑ سے بلوچستان پی ٹی وی بولان کا کم سے کم پندرہ سے اٹھارہ کروڑ روپے ہونا چاہیے۔ اٹھارہ کروڑ روپے مرکزی حکومت کے لئے بڑی بات نہیں ہے۔ آپ اطلاعات، انفارمیشن کا بجٹ اٹھالیں باقی ٹی وی چینلز کا آپ اٹھالیں جہاں جہاں پی ٹی وی ہیں سندھ اور پنجاب اور باقی خیبر پشتونخوا لیکن ہمارے ساتھ یہ زیادتیاں کیوں ہورہی ہیں ہم کہتے ہیں اور ہمیں یہی یقین دھانیاں ہمیشہ لولی پاپ دیا جاتا ہے یقین دھانی کرائی جاتی ہے کہ آپ کے ساتھ زیادتیاں نہیں ہونگی۔ یہ زیادتیاں نہیں تو کیا ہے۔ تو اسی وجہ سے ہمارے سارے جو ٹیلنٹ ہے اس وقت رکا ہوا ہے خدارا! ہمارے ٹیلنٹ کو آگے جانے دیں ہمارے موسیقی کو آگے جانے دیں۔ ہماری ثقافت کو آگے جانے دیں۔ ہمارے جولڑ کے اس وقت ہیں ٹیلنٹ کے ذریعے اچھے اچھے ڈرامے بنا کے پیش کرتے تھے، وہ رُک چکی ہیں۔ اب وہی پرانی چیزیں ہم دیکھ رہے ہیں جو repetition پر ڈیلی جارہی ہیں ہمارے مارننگ پروگرام سٹاپ ہوگیا ہمارے evening کے اچھے اچھے پروگرام تھے وہ سٹاپ ہوگئے تو اس حوالے سے آپ سے request ہے کہ ان کے بجٹ کو۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپکا موبائل تو نہیں بج رہا ہے؟

میر حمل کلمتی: میرے پاس sir موبائل جیب میں بھی نہیں ہے۔ آپ نے کوئی موبائل چھپا کے نہیں گئے ہو۔ اسی طرح جیسے زیرے صاحب نے بتایا ایپکس ایک پرائیویٹ فنڈ، پی ٹی وی میں لوگ کچھ ملازمین جو کمیشن کے ذریعے آئے ہیں اور تیس تیس سال سے جاب کررہے ہیں کسی کے دو مہینے ریٹائرمنٹ پر رہ گئے کسی کے دو سال رہ گئے ہیں ایک پرائیویٹ، وہ لوگ لگے بھی ہیں ایک فارمولا کے تحت۔ ضرور اُس کے ٹیسٹ وانٹر یو بھی اُس

وقت ہوئے ہونگے یا کمیشن کے زریعے آئیں ہونگے۔کسی بھی طریقے سے وہ لگے ہونگے اُن 27یا20سال 15سال سروس ہیں۔ابھی ایک پرائیویٹ کمپنی کو دے دیا گیا کہ آپ اُن کے ٹیسٹ وانٹریو دوبارہ کریں۔خداراء اسی حرکتیں نہ کریں۔دوسری بات جناب صوبے کے بھی یہی حالت ہے کچھ ہمارے پرنٹ اورالیکٹرانک میڈیا ہے جواس صوبے کے ایشوز کو highlight کررہے ہیں کافی عرصے جو بلوچستان کے جو اہم ایشوز ہیں اُن کو hihglight کررہے تھے لیکن پچھلی حکومت نے اُن کے ساتھ ناانصافی کی پتہ نہیں قدوس بزنجو کی وجہ سے ناانصافی کی یا اپوزیشن کی وجہ سے ناانصافی کی گئی ہیں اُن کے ساتھ۔ اُن کے کافی عرصے سے ڈی جی پی آر نے اُن اخبارات اور چینل کے اشتہارات وغیرہ روک دیا۔آپ سے درخواست ہے وہ اس صوبے کو پرموٹ کررہے ہیں یا کہ ایشوز کو highlight کررہے ہیں کہ آپ کو ویسے بھی پتہ ہے کہ ہمیں کوئی نہیں سنتا۔اگر یہی چینلز اُن کو پتہ نہیں مہینے میں اگر پنجاب میں گائے بھی کھڈے میں گر جاتی ہے تو اُسکو سارا دن میڈیا پر دکھایا جاتا ہے۔ بلوچستان کا ایک ایشو ہوتا ہے تو وہ ایک منٹ کیلئے اگر ٹریکر بھی چلتا ہے تو۔وہ اگر چلاتے ہیں تو خداراءان کے ساتھ انصاف کیا جائے اور آپ ڈی جی پی آر کو بھی پابند کریں سب کے ساتھ برابری کی بنیاد پر جو چینلز اس صوبے کے ایشوز کو highlight کر رہے ہیں چاہیے پرنٹ میڈیا ہو چاہے سوشل میڈیا ہو چاہیے الیکٹرانک میڈیا ہو اُن کو مالی اُن کو سپورٹ کریں تا کہ وہ ہمارے لئے کام کریں ہمارے ایشوز کو highlight کریں۔شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ کلمتی صاحب۔جی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی عبدالخالق صاحب۔

جناب عبدالخالق ہزارہ (وزیر کھیل وثقافت،امورنوجوانان،سیاحت وآثارقدیمہ): مَیں ہزارہ ڈیموکریٹک پارٹی کی جانب سے اپنے سارے ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اُنہوں نے قادرعلی نائل کی قرارداد کی حمایت کی اور مَیں میر حمل کلمتی کی قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اسلئے کہ یہ محکمہ میرے ساتھ ہے۔اور آپ باور کرلیں مَیں آج آپ کے سامنے رکھوں گا کہ کبھی بھی اس ڈیپارٹمنٹ یا آرٹسٹوں کے حوالے سے زبانوں کے حوالے سے کوئی کام یہاں پر خاص کام نہیں ہوا ہے۔ہمارے آرٹسٹ کے سارا روزگار ڈراموں سے اسٹیج سے اسٹیج تو ابھی ہو نہیں رہا ہے کوئٹہ میں ابھی کوئی اسٹیج ہو نہیں رہا ہے۔سارا دارومدار ان کا جینا ان کا سب ان کا اکانومی جو ہے مطلب یہ وابستہ تھا پی ٹی وی سے کچھ اُن کو ملتے تھے ڈرامے آتے تھے ابھی ڈرامے نہیں ہو رہے ہیں۔ڈرامے ابھی بھی نہیں ہو رہے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ اسی چیز کو مدنظر رکھ کر ڈیپارٹمنٹ نے بلوچستان حکومت نے ہم نے ایک فیصلہ کیا

جب مَیں نے ان کی خستہ حالی کو مَیں دیکھتا تھا ان کے بدحالی کو مَیں دیکھتا تھا مالی مشکلات کو دیکھتا تھا شاید میرے خیال میں اس حوالے سے ڈیپارٹمنٹ کا کوئی کریڈٹ جاتا ہے کہ شاید پورے ملک میں آرٹسٹوں کے بارے میں آرٹسٹ ویلفیئر فنڈ ہم نے قائم کیا اُسمیں جو ایک amount ہم نے بینک میں رکھا ہوا ہے اُس سے جو بھی آمدنی ہوگی ہم آرٹسٹوں کو ماہوار جو ہیں وہ بھی میرٹ پر آرٹسٹوں پر ماہوار ہم 30 ہزار روپے ہم دے رہے ہیں۔ تو یہ بالکل جو ہیں مطلب یہ ناکافی ہیں۔ کیونکہ ان کے مشکلات بہت زیادہ ہیں اور یہ جو ہیں ان کے طرف لوگوں کی توجہ نہیں ہو رہا ہے، جب آرٹ اور کلچر کو آپ میوزک کو کسی قوم سے نکالوگے تو یقینی طور پر وہ پسماندگی کی طرف لے جاؤ گے۔ اس لئے مَیں

اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ عبدالخالق ہزارہ صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی مُکھی شام لعل صاحب۔

جناب مُکھی شام لعل: شکریہ اسپیکر صاحب مَیں اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں کیونکہ بولان کا جو بجٹ ہے واقعی 58 لاکھ اس زمانے میں بہت کم ہے تو گورنمنٹ کو چاہیے کہ اس کو کم از کم بڑھانا چاہیے اور اس کے علاوہ تاکہ وہاں کے لوگوں کو اس کے اچھے اثرات ہونی چاہیے۔ کیونکہ لوگ بھی فنکار ہے ہمارے گانے والے ہیں جب اچھے اچھے ڈرامے پیش نہیں ہوتے ہیں تو اسی وجہ سے جب تک اسکو آپ لوگ improvement نہیں کرینگے ۔ جب تک بجٹ اچھا نہیں ملے گا تو وہ کام نہیں کر سکیں گے۔ مَیں مکمل حمایت اس کی کرتا ہوں ۔ اور ساتھ ساتھ دو الفاظ مَیں پوائنٹ آف آرڈر پر بولنے کی اجازت ہو تو وہی میں بات کرنا چاہونگا۔ یہ مائیک اور یہ سیٹیں ابھی مَیں درخواست کرتا ہوں کہ کم از کم ابھی کچھ حالات تبدیل ہو گئے کچھ دور change ہو گیا تو کم از کم یہاں سے تبدیلی شروع ہو جائے تو مہربانی ہوگی۔ دوسرا سر! ہمارے کافی مَیں نے سوالات دیئے ہیں پتہ نہیں وہ بھی ہم لوگ سمجھتے ہیں کہ اُسکو بھی اقلیت کے کھاتے میں نظرانداز کیا جاتا ہے آج تک جواب نہیں ملا ہے، ہمیں پتہ ہی نہیں کہ ہمارا کیا جرم ہے؟۔ اتنے سوالات لوگوں کے آرہے ہیں اور میرے سوالوں کا جواب ہی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ نے سوالات اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کرائے ہیں؟ تو اس میں سب کے سوالات آنے چاہئیں۔

جناب مُکھی شام لعل: جی بالکل جمع کرائے ہیں۔ بہرحال last میں مَیں دوبارہ درخواست کرونگا کہ یہ جو تھوڑی سی تبدیلی یہاں پر لے آئیں، یہ مائیک اور سیٹیں۔ کم از کم اور نہیں تو ہم اچھی اچھی سیٹوں پر بیٹھ کر بات تو

کر سکیں۔مہربانی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔آیا قرارداد نمبر 127 منظور کی جائے؟

جناب قائم مقام اسپیکر: قرارداد نمبر 127 منظور ہوئی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز ہفتہ مورخہ 27 نومبر 2021ء بوقت سہ پہر 3 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 06 بجکر 10 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆